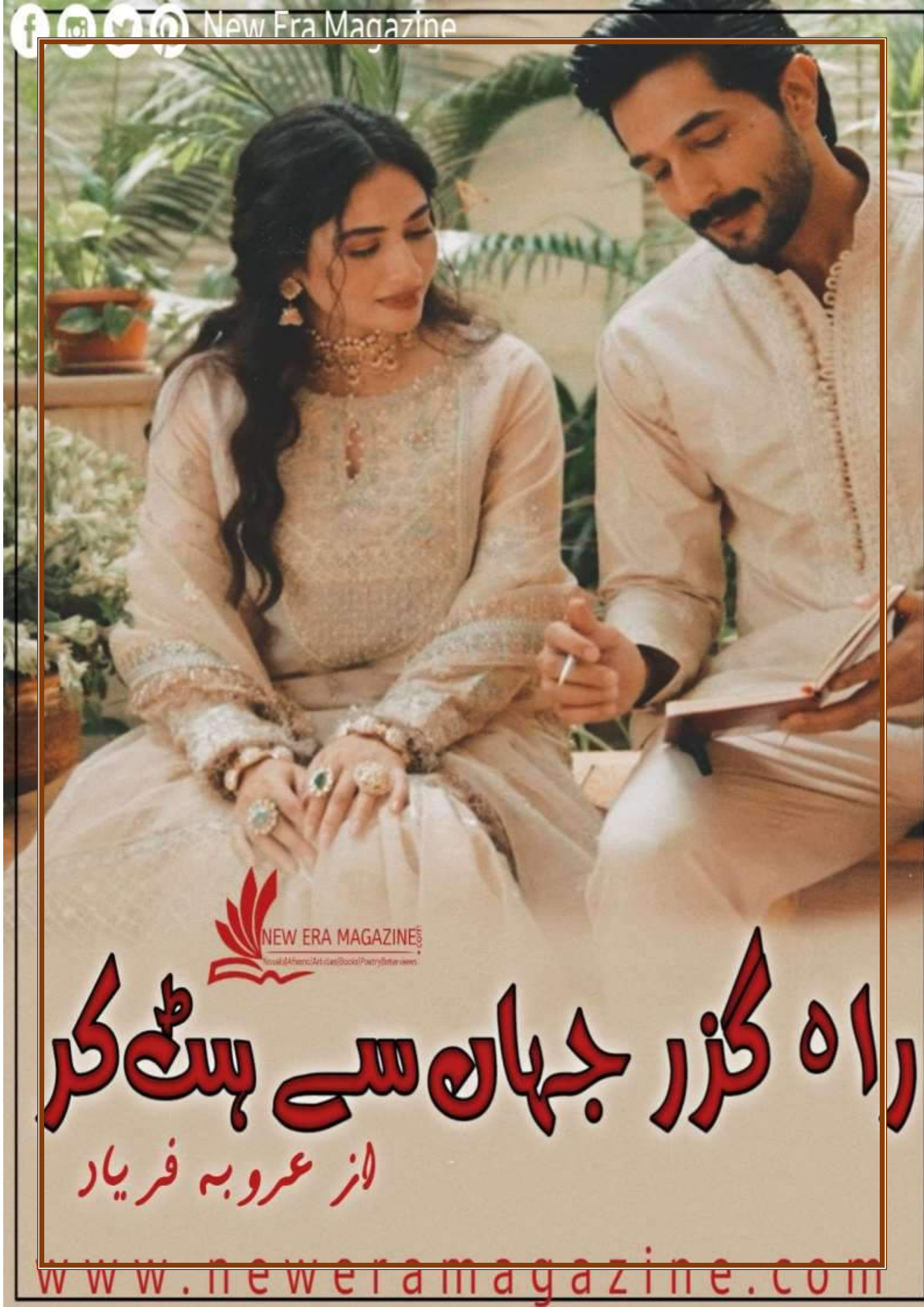

راہ گزر جہاں سے ہٹ کر

از عروبہ فریاد

www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

راہ گزر جہاں سے ہٹ کر

از عروبہ فریاد

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

"لوگ کہتے ہیں تنہائیاں اذیت ناک ہوتی ہیں۔اکیلے جیا نہیں جاسکتا،شاخ کو پیڑ سے، اپنی بنیادوں سے جڑے رہنا چاہیے۔اتفاق میں برکت ہے۔

مگر اتفاق میں تب تک برکت ہے جب تک بات حق کی ہو یا صحیح کی۔

جب پیڑ کا جھکاؤ آگ کی طرف ہو تو شاخ کا الگ ہو جانا ایک حسین موقع ہوتا ہے اور وہ طوفان جو شاخ کو پیڑ سے الگ کر کے نئے آغاز کا موقع دیتے ہیں ان کا تو احسان مند ہونا چاہیے۔

کیونکہ جب بنیادیں تاریکی کی طرف جارہی ہوں تو الگ ہو کر کہیں نئی مٹی میں نمو پا کر مضبوط پیڑ بن جانا چاہیے۔"

"وہ مصیبتیں جنھیں ہم عذاب سمجھتے ہیں وہ ہمیشہ عذاب نہیں ہوتیں، کبھی کبھار یہ صرف آزمائش کا ذریعہ ہوتی ہیں۔نجات کا سامان ہوتی ہیں۔

چھوٹی چھوٹی تکلیفیں کسی بڑے نقصان سے بچا لیتی ہیں۔"

"جب ایک ماں اپنی اولاد کو درد میں نہیں دیکھ سکتی،

اللہ تعالی جو اپنے بندوں پر ماؤں سے ستر گنا زیادہ مہربان ہے وہ کیسے اپنے بندوں کو درد میں مبتلا کر سکتا ہے۔"

"مصیبتیں تو انسان کے بھلے کے لیے ہوتی ہیں۔ نجات کا سامان ہوتی ہیں۔ سوئے ہوئے ضمیر کو بیدار کرتی ہیں۔ یہ تو ایک طرح سے رحمت ہوتی ہیں۔

ایک وقت ہوتا ہے جب ہم اللہ تعالی سے کسی بات پر گلے شکوے کرتے ہیں اور ایک وقت ایسا بھی آتا ہے جب ہم اسی بات کے لیے خداوند پاک کے شکر گزار ہوتے ہیں کہ بچا لیے گئے۔ بس بات شعور اور سمجھ کی ہے۔"

عین ممکن ہے کہ حالات کی تلخی ہو کوئی

سب کے سب، عشق کے مارے تو نہیں ہوتے ناں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کالج کے ہاسٹل کی آخری منزل کی بالکنی میں سب سے الگ تھلگ وہ کوئی کتاب لیے مطالعہ کر رہی تھی۔

نیچے لان میں باقی تمام ہاسٹل میں مقیم اساتذہ اور طالبات ستمبر کی بارش سے لطف اندوز ہو رہیں تھیں۔کچھ لاابالی لڑکیاں بارش میں بھیگ رہی تھیں اور کچھ اطراف میں بیٹھی خوش گپیوں میں مصروف تھیں۔

ہاسٹل کی ملازمہ اوپر کسی کام کی غرض سے آئی تھی۔اسے اس طرح دیکھ کر آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اس کے پاس آئی اور ڈرتے ہوئے آدھی سندھی اور آدھی اردو میں بولی۔

"با'باجی تیکوں برا نہ لگے تو ایک گل پوچھ سکتی ہوں؟"

(باجی آپ کو برا نہ لگے تو ایک بات پوچھ سکتی ہوں)

"ہاں پوچھو،اس میں ڈرنے کی کیا بات ہے"۔

وہ کتاب بند کرتے ہوئے اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

"وہ دراصل باجی ڈر اس لئی کے تساں ہر ویلے چپ رہندے او اور غصے والے او تے ہر

کسی نال گل وی نی کردے "

)وہ۔دراصل باجی ڈر اس لیے کہ آپ زیادہ تر خاموش رہتی ہیں اور غصے والی ہیں اور ہر کسی سے بات نہیں کرتیں۔(

ملازمہ کی بات پر نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے لبوں پر مسکراہٹ ذرا سی جھلک دکھلا کر غائب ہو گئی۔

"نہیں ایسی بات نہیں ہے۔غصہ تو تب ہی آتا جب کوئی غصے والی بات ہوتی ہے اور میں غیر ضروری بولنا پسند نہیں کرتی،جہاں بولنا ہوتا وہاں بولتی ہوں۔ آپ پوچھو کیا پوچھنا تھا؟"

"اوہن تے میں بھل ہی گئی جی" وہ ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی۔

"اچھا جب یاد آیا تب پوچھ لینا۔" وہ کہتے ہوئے کمرے کی طرف چل دی۔

"رکو باجی یاد آ گیا" وہ دو قدم ہی چلی تھی کہ ملازمہ کی آواز پر رک گئی۔

"او جی میں ایہ پوچھ رہی تھی کہ باقی ساری استانیاں اور لڑکیاں نیچے بارش دا مزہ لین

گئیاں تساں کیوں نہیں آئے"

(وہ میں یہ پوچھ رہی تھی کہ باقی سب اساتذہ اور لڑکیاں بارش سے لطف اندوز ہو رہیں ہیں آپ کیوں نہیں آئیں)

"اپنے اپنے شوق کی بات ہے ساجدہ، مجھے یہ سب پسند نہیں ہے" وہ مختصر سا کہتے ہوئے کمرے کی طرف چلی گئی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ منظر تھا درخشاں کالج کا،

جہاں عروش احمد نے تین ماہ پہلے ہی انگلش کی پروفیسر کے طور پر اپنے تدریسی سفر کا آغاز کیا تھا۔ان تین ماہ میں وہ زندگی کو ایک نئے انداز میں جی رہی تھی۔ یا یوں کہنا بہتر ہو گا زندگی ملی ہی یہاں آ کہ تھی۔اپنی مرضی کے مطابق،نہ رشتہ داروں کی باتوں کی

پرواہ،نہ دوستوں کے برا ماننے کا خدشہ۔

آج "فرینڈ شپ ڈے" کی وجہ سے کالج میں خاصی چہل پہل تھی۔

عروش کالج میں داخل ہوئی تو اس نے حیرانی سے ارد گرد گھومتے طالب علموں کو دیکھا اور پرنسپل آفس کی طرف چل دی۔

باہر کی طرح سٹاف روم کو بھی خالی دیکھ کر وہ مزید حیران ہوئی کیونکہ اسے آج کے دن کے متعلق کوئی اندازہ نہیں تھا ویسے بھی اس کی زندگی کا زہر بھی اس دن سے ہی جڑا ہوا تھا۔

وہ آفس میں داخل ہوئی اور پرنسپل میم نور النساء کو سلام کیا.

"السلام و علیکم!...میم

از ایوری تھنگ فائن

یہ سٹوڈنٹس کلاسز نہیں لے رہے اور سٹاف بھی نہیں ہے۔ "

اس نے سلام کے جواب کا انتظار کیے بغیر ہی مزید سوال کیا۔

"وعلیکم السلام! میم عروش آپ کو نہیں پتہ آج فرینڈشپ ڈے ہے۔

دراصل سٹوڈنٹس ریکوئسٹ کر رہے تھے اور سٹاف بھی انہی کا حامی تھا تو میں نے پرمیشن دے دی۔ آپ بھی انجوائے کیجیے۔" انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا مگر یہ لفظ ہی عروش کے اندر تلخی گھول گیا۔

"اووہ، اوکے فائن۔ میں آف لے سکتی ہوں." اس نے اجازت مانگی۔

"کیوں بیٹا! آپ نہیں سیلیبریٹ کر رہے۔ پرانی خوبصورت یادوں کو دہرائیں۔ نئی یادیں بنائیں۔ دوستوں سے ملیں، دور ہیں تو کونٹیکٹ کیجیے" انہوں نے فکر مندی سے پوچھتے ہوئے ساتھ مشورہ بھی دیا۔

"میری یادوں میں آج کے حوالے سے کچھ بھی "اچھا" نہیں ہے۔ اور اب دوست

لفظ میری زندگی میں اگزسٹ ہی نہیں کرتا "

اس نے اچھا پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں بیٹا آپ کے دوست نہیں ہیں؟" نورالنساء حیران ہوئیں۔

"بہت تھے میم اور تھے کا مطلب سمجھتی ہیں نا آپ"...

چلیں میں چلتی ہوں اللہ حافظ "

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books

"اللہ حافظ بیٹا، خیال رکھیے گا "

وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے ہاسٹل کے لیے نکل گئ۔

کالج اور ہاسٹل زیادہ دور نہیں تھے۔ہاسٹل کالج کا ہی تھا بلڈنگز ایک دوسرے کے سامنے تھیں اور درمیان میں مین روڈ تھی۔

وہ کالج سے آکر چینج کر کہ چھت پر آگئی تھی۔

دیوار سے بازو ٹکائے وہ نیچے لان میں دیکھ رہی تھی۔

نیچے دو بچیاں جو اسی کی طرح ہاسٹل آگئی تھیں اپنا اسائنمنٹ کر رہیں تھیں اور ساتھ ساتھ ڈسکشن بھی کیے جا رہی تھی۔یہ منظر اسے اپنی سٹوڈنٹ لائف میں کھینچ لے گیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماضی

"روش تم یہاں بیٹھی کیا کر رہی ہو، ہم تمہیں کب سے ڈھونڈ رہے ہیں۔"رحاب آتے ہوئے ایک ہی سانس میں شروع ہو گئ تھی۔

"میں ہاسٹل جا رہی ہوں، تمہیں پتہ تو ہے سر مبارز نے اسائنمٹ دی ہوئی ہے۔ "

عروش نے جواب دیا، اتنے میں مشائم بھی آ گئی۔

"السلام و علیکم گرلز" !

"و علیکم السلام" دونوں ایک ساتھ بولیں

"ایکچولی مجھے آپ لوگوں سے کچھ بات کرنی تھی؟"مشائم نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں بولو، اینڈ بی ایزی"رحاب نے کہا۔

"بات یہ ہے کہ میرا گھر بہت دور ہے اور میں یہاں اپنے انکل کے گھر رہتی ہوں اینڈ سچ پوچھو تو ان کے بچے بہت چھوٹے ہیں تو میں بور ہو جاتی ہوں۔اور میں ہاسٹل رہنا چاہتی ہوں"

اس نے تفصیل بتانا شروع کی۔

"اٹس فائن! بٹ یہ بتاؤ ہم کیا کر سکتے؟"

عروش اپنی انٹروورٹ نیچر سے مجبور فوراً اکتاتے ہوئے اس سے بات کا اصل مقصد پوچھنے لگی۔

"وہ میری کوئی دوست نہیں ہے تو میں تم لوگوں کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔ "

"ٹھیک ہے تم ہمارے ہاسٹل آ سکتی ہو۔ عروش اپنا روم شئیر نہیں کرتی، میرے ساتھ میری کزنز ہیں تو روم الگ ملے گا۔ ہاں باقی کوئی ایشو نہیں، کبھی بھی تم ہمارے پاس آ سکتی ہو۔ سٹڈی ساتھ کر لیں گے۔" رحاب نے تفصیل سے جواب دیا۔

"چلو ٹھیک ہے مجھے ایڈریس نوٹ کروادو میں آج شام میں آجاتی ہوں آنٹی کے ساتھ "

اسے شاید کچھ زیادہ ہی جلدی تھی۔

رحاب اسے ایڈریس نوٹ کروانے لگی اور عروش اتنے میں سیل فون دیکھتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"رحاب بس پوائنٹ کا ٹائم ہو گیا لیٹس گو، او کے مشائم سی یو ان ایوننگ"

وہ کہتے ہوئے بنا جواب کا انتظار کیے گیٹ کی طرف چل پڑی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رحاب سے اس کی ملاقات ہاسٹل میں ہی ہوئی تھی اور اتفاق سے وہ دونوں ایک ہی کلاس کی نکل آئیں تھیں۔

عروش مغرب کی نماز کے بعد فون پر گھر والوں سے بات کرتے ہوئے چھت پر جا رہی تھی کے اسے سیڑھیوں پر ایک لڑکی اداس سی بیٹھی نظر آئی۔

اسے دوست بنانے کا کوئی شوق نہیں تھا۔ بچپن سے ہی سکول اور کالج میں اس کی ساری کلاس سے ہی سوائے ایک دو حریف لوگوں کے اچھی انڈرسٹینڈنگ تھی۔ وہ ہمیشہ ایک ہی بندے کے ساتھ نہیں رہتی تھی وہ کلاس میں اپنی جگہ بھی ہر ہفتے چینج کرتی رہتی تھی۔ کہنے کو تو اس کی ایک دو بچپن کی دوستیں تھیں مگر انہیں صرف بوقت ضرورت یاد آتا ہے کہ عروش ان کی بچپن کی دوست تھی۔ وہ جب ایٹتھ سٹینڈرڈ میں تھی تو دو نئی لڑکیاں اس کی دوست بنی اور ان کی عروش سے کافی اچھی بانڈنگ ہو گئی تھی۔ وہ بے غرض بھی اسے یاد رکھتیں تھیں اس لیے ان دونوں کا وجود بھی عروش کے لیے بہت معانی رکھتا تھا۔

کالج کے پہلے سال کسی سے خاطر خواہ دوستی نہیں ہوئی مگر کالج کے آخری دونوں میں آلموسٹ سب کے ساتھ کافی اچھا وقت گزرا۔۔

مگر جیسے ٹیپیکل دوستی ہوتی ہے ویسی دوستی عروش کی نہیں تھی۔ اس کا جب موڈ ہوتا تو وہ سب کے ساتھ ہوتی نہ ہو تو وہ اکیلے رہنے کو زیادہ ترجیح دیتی تھی۔ یا یوں کہنا بہتر ہو گا

کہ اس کی بیسٹ فرینڈ وہ خود ہی تھی۔

نرم دل، ہمدرد نیچر والی عروش ہر کسی سے ایک دوست کی طرح پیش آتی اور ہیلپ کرتی تھی۔

یونیورسٹی کے شروع میں بھی اس کی ایک دو لوگوں سے دوستی ہوئی مگر بعد میں انہیں جب اور دوست ملے تو وہ ان سے الگ ہو گئی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رحاب کو خاموش بیٹھے دیکھ کر وہ اس کے پاس گئی۔

"ایکسکیوز می! کین آئی ٹاک ٹو یو۔"

"یس" رحاب نے آہستگی سے کہا۔

"کیا مسئلہ ہے، وائے آر یو وریڈ؟

اس نے پوچھا،

رحاب نے حیران کن نظروں سے اسے دیکھا اسے لگا کوئی سینئیر لڑکی ہے وہ مزید پریشان ہوئی۔

"پریشان مت ہو، میں سینئیر نہیں ہوں۔ میں اس ہاسٹل میں نئی آئی ہوں دو دن پہلے، آئی ایم عروش احمد، بی ایس فرسٹ کی سٹوڈنٹ ہوں۔" عروش نے اس کی پریشانی بھانپتے ہوئے تعارف کروایا تو رحاب نے سکھ کا سانس لیا۔

"آئی ایم رحاب علی، اور میں بھی بی ایس فرسٹ کی ہوں۔

"اوہ گڈ، یہ بتاؤ پریشان کیوں ہو،" اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ایکچولی گھر کی یاد آرہی ہے۔ اور کچھ ورک ملا ہوا اس کی سمجھ نہیں آرہی" رحاب کو وہ قابل بھروسہ لگی تو اپنا مسئلہ بتایا۔

"فرسٹ ٹائم ہاسٹل آئی ہو؟ "

اس نے پوچھا تو رحاب نے اثبات میں سر ہلایا

"میرا ابھی فرسٹ ٹائم ہے میں بھی بہت مس کر رہی ہوں گھر والوں کو اپنے روم کو مگر اب ہم بچے تو نہیں ہیں نا کہ رونا شروع کر دیں۔ ریلیکس اب میں روتا ہوا نا دیکھوں اور رہی ٹاسک کی بات تو ابھی چلو اوپر چلتے کھانا کھاتے۔ آ کر نوٹ بکس لے کہ ٹیرس پر آ جانا ساتھ میں کریں گے میں ہیلپ کروں گی۔ میں نے بھی اپنا ٹاسک کرنا ہے ابھی۔" وہ اسے سمجھاتے ہوئے ساتھ لے کر اوپر کی طرف چل دی۔

کھانے کے بعد وہ اپنا سامان لے کر ٹیرس پر آ کر بیٹھی ہی تھی کہ رحاب آ گئی۔

"میں آ جاؤں؟ "

"ہاں کیوں نہیں آؤ بیٹھو۔"

رحاب اس کے پاس ہی آکر بیٹھ گئی۔

"کس ڈیپارٹمنٹ سے ہو اور کیا ٹاسک ہے؟" اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"انگلش سے اور یہ جو ٹاپک پڑھایا تھا اسی سے ریلیٹڈ ایکٹیویٹی کرنی ہے اور میں نے تو ٹاپک سمجھا ہی نہیں"

رحاب نے رونے والی شکل بناتے ہوئے کہا۔

"پھر تو سمجھو مسئلہ حل ہی ہو گیا۔

میں بھی اسی کلاس میں ہوں۔"

"رئیلی یہ تو بہت اچھا ہوا، آئم سو ہیپی" رحاب نے حیرت اور خوشی سے کہا۔

مشائم نے بھی ان کے ساتھ ہی رہائش اختیار کرلی تھی۔اب وہ کلاس میں ہمیشہ ساتھ پائی جاتیں تھیں۔عروش جو ہمیشہ دوستی پر یقین نہیں رکھتی تھی اسے لگتا تھا کہ اب شاید اسے اپنے بیان کو بدلنا پڑے گا۔

آدم بیزار عروش آج کل خود کے بنائے ہوئے اصولوں سے انحراف کرنے لگی تھی۔وہ سمجھنے لگی تھی اس کے ساتھ ساتھ گھومنے والے ہمیشہ اس کے ساتھ مخلص رہیں گے مگر مشہور انگریزی مقولہ ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"Expectations always hurt."

اور اس کے ساتھ بھی وہی ہونے والا تھا۔

اب رحاب اور مشائم کے علاوہ اس کے حلقہ احباب میں حمایہ اور حیات کا اضافہ ہو چکا تھا۔

حیات سے تو اس کی کافی زیادہ انڈرسٹینڈنگ ہو چکی تھی۔ جب بھی عروش اپنے بارے میں کچھ بتاتی تو حیات بھی بالکل اسی طرح کے تجربات شیئر کرتی اس وجہ سے عروش کو لگا تھا کہ وہ بھی اسی کے جیسے خیالات کی مالک ہے تو وہ اس سے کافی قریب آگئی تھی۔

لیکن اس نے ایک اچھی بات برقرار رکھی تھی کہ سب کو خود کے بارے میں ضرورت سے زیادہ کچھ نہیں بتایا تھا۔

آج کل یونیورسٹی میں گرمیوں کی وجہ سے چھٹیاں تھیں وہ سب لوگ اپنے اپنے گھروں میں تھیں لیکن موبائل فون کے دور میں رابطہ اسی طرح سے قائم تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انہی دنوں میں عروش کا ایک نئی کلاس فیلو میشا سے رابطہ ہوا۔وہ اس کو جانتی تو تھی مگر زیادہ بات چیت کبھی نہیں ہوئی تھی۔آغاز گفتگو میشا نے پڑھائی کے سلسلے میں کیا مگر آہستہ آہستہ وہ عروش سے راہ ورسم بڑھانے کی کوشش کرنے لگی۔پھر باقی لوگوں کے عروش کے متعلق خیالات اس سے شئیر کرتی۔اور روزانہ کے دوسروں کے ساتھ ہونے والے واقعات بھی جن میں کہیں بھی عروش کا ذکر ہوتا فوراً عروش تک پہنچ جاتا۔عروش نے اسے ہمدرد سمجھ لیا تھا کہ ایک وہی ہے جو اس کی خیر خواہ ہے۔کیونکہ اس کی باقی دوستیں اس کے بارے میں جو خیالات رکھتی ہیں اس نے ہی تو بتایا ہے مگر وہ بھول گئی تھی کہ:

"جو شخص ہمارے سامنے دوسروں کی برائیاں بیان کرتا ہے اس کے کیا توقع رکھی جا سکتی ہے کہ وہ دوسروں کے سامنے ہماری اچھائیاں بیان کرتا ہو گا۔"

یونیورسٹی دوبارہ کھل چکی تھی۔

مگر کہانی زرا مختلف ہو چکی تھی۔ یہ نہیں تھا کہ میشا کی وجہ سے اس کے دل میں اپنی پہلی والی دوستوں کے لیے گرہ پڑ گئی تھی۔ یہ سچ تھا کہ میشا اور حیات کے مقاصد کچھ نیک نہیں تھے مگر مشائم اور رحاب بھی اس کے ساتھ مطلب ہی کی وجہ سے تھیں۔

وہ نہیں جانتی تھیں کہ ان کی خیر خواہیں میشا اور حیات ان کے تمام خیالات کو ثبوت کے ساتھ من و عن بلکہ دس باتیں اور ساتھ لگا کر بیان کرتی ہیں۔ مگر ان کے مطلبی ہونے کا اندازہ عروش کو تب ہوا کہ میشا اور حیات کی باتوں کے بعد کچھ دنوں تک عروش نے ان سے رابطہ نہیں کیا تو انہوں نے خود بھی کوئی رابطہ نہیں کیا۔

یونیورسٹی میں تو روبرو آجائیں تو بس سلام دعا ہو جاتی تھی۔اور تو اور رہائش ایک ہی ہونے کہ باوجود کوئی بات چیت نہیں ہوتی تھی۔ان دونوں کی اور بہت سی دوستیں بن چکی تھیں مگر عروش وہیں رک سی گئی تھی۔اپنی پرانی جون میں واپس آچکی تھی۔

یونیورسٹی کے بعد سارا دن روم میں بند رہتی تھی۔ مگر حیات اور میشا سے بات چیت ہوتی رہتی تھی۔

عروش کو اندازہ ہو گیا تھا کہ جیسے یہ دوسروں کے ساتھ ہوئی کنورسیشن مجھ سے گوش گزار کر دیتی ہیں ویسے ہی اس کی گئی بات دوسروں کو بھی بتاتی ہوں گی۔ وہ محتاط ہو گئی تھی دوبارہ سے خود کے بنائے ہوئے اصولوں پر عمل پیرا ہو چکی تھی۔ مگر وہ ابھی بھی ان لوگوں کو جھیل رہی تھی۔ نہ جانے کیوں وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ یہ لوگ کس حد تک جاتیں ہیں۔

"خیر تو ہے آج کیوں اکیلی بیٹھی ہیں؟" عروش کے سر میں درد تھا اس وجہ سے وہ

یونیورسٹی لان کے ایک پر سکون کونے میں آ کر بیٹھی ہی تھی کہ حیات فوراً سر پر آ پہنچی۔

"نتھنگ، بس اکیلے رہنے کا موڈ ہو رہا ہے میرا۔" آج اس نے مروتاً بھی لحاظ نہیں کیا۔

اتنے میں اس کے فون پر ایک کال آنے لگی۔ نمبر دیکھا تو مزید غصہ آیا۔ کوئی دو تین دن سے اسے میسیجز اور کال کیے جا رہا تھا۔ وہ کئی نمبر بلاک کر چکی تھی مگر اور نمبر سے میسیج آ رہے تھے۔

"کون ہے؟ کس کو غصے میں بلاک کر گئی ہیں۔" حیات پھر پوچھنے پر مصر ہوئی تو اس نے بتا ہی دیا کہ کوئی فالو کر رہا ریلیشن کے لیے۔

"ہائے سچی۔۔۔ قسم سے اتنی شدت سے کوئی آپ کو حاصل کرنا چاہ رہا ہے تو آپ کو اس کا پرپوزل فوراً ایکسپٹ کر لینا چاہیے۔" حیات نے ہنستے ہوئے اپنی طرف سے مخلصانہ مشورہ دیا۔

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے۔ مجھے پتا بھی نہیں کہ کون لفنگا ہے۔ اور یہ کوئی رشتہ نہیں آیا جو

میں ہاں بول دوں۔ایسے ریلیشن وغیرہ میں نہیں رکھتی۔اور نہ ہی میں اس سب کو صحیح سمجھتی ہوں "عروش کو اس کی بات سن کر بہت غصہ آیا

"بات کر لو یار ٹائم پاس ہی ہے۔میں کون سا سیریس ہونے کا کہہ رہی۔"حیات نے اس کے غصے کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے ڈھیٹ بن کر کہا۔

"شٹ اپ، جسٹ شٹ یور ماؤتھ اینڈ گیٹ آوٹ اوف ہئیر۔اس سے پہلے کہ میں یہ بھول جاؤں کہ کبھی ہمارے کوئی اچھے تعلقات بھی رہے ہیں نکل جاؤ"اس سے کہتے ہوئے اس کی بات کا انتظار کیے بغیر وہ اپنا بیگ لے کر جا چکی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاسٹل آ کر وہ آج خلاف معمول شام تک سوتی رہی تھی۔

مغرب کی اذان کے ساتھ ہی اس کی آنکھ کھلی تو دیکھا، میشا کی کئی مسڈ کالز اور میسیجز تھے۔ وہ حیران ہوئی کہ خیریت اتنے میسیجز۔۔۔

مگر حیرت کا جھٹکا اسے تب لگا جب اس نے میسیجز اوپن کیے۔

"عروش مجھے تم سے بالکل بھی ایسی امید نہیں تھی۔ تم نے حیات کو بتایا مگر مجھ سے چھپایا۔ ایسا کیسے کر سکتی ہو تم، اتنی بڑی بات مجھ سے چھپائی۔ "

اس نے ریپلائی کیا کہ "کیا بات ہو گئی ہے جو تم اتناری ایکٹ کر رہی ہو۔ میں نے تو حیات سے کچھ بھی شئیر نہیں کیا"

"حیات نے مجھے بتایا ہے کہ تمہارا کسی سے افئیر چل رہا ہے کافی ٹائم سے اور تم نے یہ بات مجھ سے چھپائی ہے۔"

"سیریسلی میشا! ہاؤ کڈ یو سے دس۔۔۔ ایسا کچھ بھی نہیں ہے نہ ہی میرا کسی سے کوئی افئیر ہے اور نہ ہی میں نے تم سے کچھ چھپایا ہے"

"ہاں ہاں تم تو یہی کہو گی نا اتنی بڑی بات تم نے مجھ سے چھپائی ہے۔"

"اچھا صحیح ہے حیات نے تمہیں بتایا اور تم نے یقین کر لیا۔ صحیح ہے۔ اللہ حافظ۔"

اتنا کہہ کر اس نے میشا کو بلاک کر دیا۔ وہ آج بہت زیادہ ہرٹ ہوئی تھی۔ اس نے پہلی بار دل کی سنتے ہوئے دوست بنائیں تھی۔ انہیں بہت اچھا سمجھا تھا۔ اور انہوں نے آج اس کی مہربانیوں کا اچھا صلہ دیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سوچ رہی تھی کہ دوستی کیا ایسی ہوتی ہے جو اپنی ہی دوست کو کسی نامحرم کی طرف متوجہ کر دیں یہ کہہ کر وہ تمہیں پسند کرتا ہے،

"دوستی ایسی ہوتی ہے جو رانگ نمبر آنے پر دوست کو یہ کہہ دیں کہ فون اٹھا کر بات کر لو، صرف ٹائم پاس ہی تو ہے۔"

"دوستی کیا ایسی ہوتی ہے جو اپنی ہی دوست کو مجبور کرے گھر والوں سے جھوٹ بول کر ڈیٹ پر جانے کے لیے،"

"وہ لوگ دوست نہیں ہوتے جو دنیا کی بُرائیوں کو اچھا اور اچھائیوں کو بُرا بنا کر پیش

کرتے اور گمراہ کرتے ہیں۔"

"وہ لوگ دوست نہیں ہوتے جو آپ کے گھر والوں کی حفاظت کو پابندیوں کا نام دے کر بغاوت پر اکساتے ہیں۔"

ابھی وہ ان ہی سوچوں میں گم تھی کہ اسے رحاب اور مشائم کے بھی بالکل ویسے ہی میسیجز موصول ہوئے۔

اسے بالکل بھی امید نہیں تھی کہ اس کی خود کی دوستیں ایسا کریں گی۔ کیا دوستی جیسا رشتہ ایسا ہوتا ہے۔ اتنا کمزور جس میں دوست پر بھروسہ کرنے کے بنائے کسی تیسرے فرد کے لگائے ہوئے الزام پر بھروسہ کیا جا رہا ہے۔ کیا ان کی دوستی اتنی کمزور تھی؟

آج اس نے سوچ لیا تھا کہ اس کی گزشتہ زندگی ہی اچھی تھی۔ یہ جو چند روز کے حسین اور رنگین لمحات دوستوں کے ساتھ گزرے انہوں نے اس کے کردار پر حرف اٹھایا

تھا۔

وہ اتنی کمزور تو نہ تھی کہ ان باتوں کو عمر بھر کا روگ بنا لیتی۔ وہ ایک مضبوط لڑکی تھی۔

"زندگی یہی ہے کہ انسان غلطیوں سے سیکھ کر آگے بڑھ جائے نہ کہ ایک ہی بات کو روگ بنا کہ زندگی روک دی جائے۔

یقین مانیے یہ جو لوگ ہوتے ہیں نا جنہیں ہم اپنا بہت قریبی سمجھتے ہیں، اور سوچتے ہیں کہ ہم نہ ہوئے تو ان کا کیا ہو گا۔

بہت کچھ ہو جاتا ہے۔ ہمارے زرا سا سائیڈ ہونے کی دیر ہوتی ہے کہ انہوں نے کوئی اور ڈھونڈ لیا ہوتا ہے۔

بالکل اسی طرح کسی کہ چلے جانے سے ہماری زندگیوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ حتی کہ زندگی بہتر ہو جاتی ہے۔"

"جب ہماری زندگی سے کوئی چلا جاتا ہے تو شکر ادا کرنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ وہ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھ سکتے۔اور وہ رب ہمارے لیے وہی کرتا ہے جو ہمارے حق میں بہتر ہوتا ہے۔بس سمجھنے میں وقت لگ جاتا ہے۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس دن کے بعد اس نے مشائم،رحاب،

حیات اور میشا سب سے بات کرنا چھوڑ دیا تھا وہ بات کرتیں بھی تو وہ اگنور کر دیتی تھی۔

"کچھ تعلق ایسے ہوتے ہیں جو اللہ تعالی خود ہی ختم کر دیتے ہیں تاکہ ہماری زندگی تباہ نہ ہو"

جب وہ ان لوگوں کی باتوں کو اگنور کرتی تو وہ لوگ جان بوجھ کر کلاس گروپس میں یا کلاس کے دوران ایسی باتیں کرتیں کہ عروش کو غصہ آئے مگر وہ لوگ یہ بھول گئ تھیں کہ وہ ایک انا پرست لڑکی ہے غصہ بھی انہی پر کرتی ہے جنہیں وہ اس قابل سمجھتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یونیورسٹی کے آخری ماہ چل رہے تھے عروش کی نام نہاد دوستوں سے مکمل قطع تعلقی تھی مگر زندگی پر سکون تھی۔

وہ لوگ بہت کوشش کر رہیں تھیں کہ پھر سے تعلقات پہلے جیسے ہو جائیں مگر "یہ دراڑ اتنی معمولی نہیں تھی کہ آسانی سے بھر جاتی۔ دیوار پر اگر کیل ٹھونک کر نکال دی جائے تو کیل تو نکل ہی جاتی ہے مگر سوراخ باقی رہ جاتا ہے۔"

"عروش! یار معاف کر دو نا کب سے تم سے معافی مانگ رہی ہوں۔

دس ماہ ہو گئے ہیں میں تم سے بات کرنے کی کوشش کر رہی ہوں مگر تم سنتی ہی نہیں ہو۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میشا روز کی طرح اس کا سر کھائے جا رہی تھی مگر وہ اس کی بکواس سے بے نیاز سکارف کے نیچے ائیر فونز لگائے میوزک سننے میں مصروف تھی۔

"عروش بولو تو سہی۔۔"

میشا نے پھر سے بات کرنے کی سعی کی۔

"ہمم کیا مسئلہ ہے؟ "

عروش انتہائی اکتائے ہوئے لہجے میں بولی۔

"یار اتنی دیر سے میں تم سے بات کر رہی ہوں اور تم پوچھ رہی کہ کیا مسئلہ ہے۔ تم نے سنا نہیں ہے کیا!!!!"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میشا حیران ہوئی۔

"بس مجھے جو سننے میں انٹرسٹ نہیں ہوتا میں وہ نہیں سنتی۔ سن لیا!

اب تشریف لے جا سکتی ہیں آپ"

وہ دوبارہ سے فون میں مصروف ہوتے ہوئے بولی۔

"یار آخر کیوں نظر انداز کر رہی ہو تم "

میشا دوبارہ گویا ہوئی۔

"پہلی بات :

میری نظر بکواس چیزوں اور لوگوں پر جاتی ہی نہیں، نظر انداز کرنا تو دور کی ہے۔

اور

دوسری بات

تم کہہ کر یا تو صرف اپنوں کو مخاطب کیا جاتا ہے یا یہ لفظ وہ لوگ استعمال کرتے ہیں جو

بے ادب اور بد تمیز ہوتے ہیں۔

میں آپ کی اپنی تو ہوں نہیں باقی آپ خود سمجھدار ہیں میں کیا کہہ سکتی ہوں۔

آئندہ مجھے مخاطب کرنے سے پہلے سوچ لیجیے گا۔

یو کین لیو"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج کل فائنل سیمیسٹر کی وجہ سے سٹڈیز کا برڈن بہت ہی زیادہ تھا۔اس لیے عروش آج کل بہت بزی تھی۔

وہ لائبریری سے نکل ہی رہی تھی کہ اس کے کلاس فیلو نوفل نے روکا۔

"عروش سنیں کچھ بات کرنی ہے "!!

"ہاں بولو" اس نے مصروف انداز میں جواب دیا۔

"دراصل بات یہ ہے کہ آج کل کلاس میں آپ کے بارے میں کچھ ڈسکشن ہو رہی

ہے۔ "

اس نے جھجھکتے ہوئے کہا۔

"تو........"عروش نے بے فکری سے کہا۔

" آپ کو پتہ ہونا چاہیے نا کہ آپ کے بارے میں کیا بات ہو رہی ہے۔اور وہ سب آپ کی فرینڈز حیات، میشا اور مشائم نے سب کو بتایا ہے."اس نے اپنی طرف سے جیسے بہت بڑی انفارمیشن دی۔

"اچھا ٹھیک ہو گیا۔اور کچھ ؟؟؟"عروش نے سکون سے پوچھا۔

"اور کچھ نہیں بس آپ ایک بات مان لیں کہ آپ ان لوگوں سے دوبارہ سے راضی ہو جائیں۔ایسے آپ ناراض رہیں گی تو وہ آپ کے بارے میں مزید غلط بیانیاں کریں گی۔"اس نے بحث کو مزید طوالت دیتے ہوئے کہا۔

"مشورے کا شکریہ، مگر مجھے زرا سا بھی فرق نہیں پڑتا کہ کوئی میرے بارے میں کیا کہتا ہے میرا کنسرن صرف اتنا ہے جتنا اور جو میں خود کرتی ہوں باقی **"کتوں کا کام ہی**

بھونکنا ہوتا ہے اگر وہ اپنا کام کر رہیں ہیں تو کرتے رہیں مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ "اور ریکارڈنگ ٹھیک کر لو، کوئی فائدہ نہیں ہے کچھ بھی ریکارڈ نہیں ہوا۔اور آیندہ یہ چیلہ بن کر میرے پاس آئے تو منہ توڑ کہ رکھ دوں گی۔اب نکلو یہاں سے اور جاؤں اپنے کچھ لگتوں کے پاس دیوار کے پیچھے سے بے تابی سے جھانک رہے ہیں۔"عروش کی بات سنتے ہی اس کار نگ صحیح معنوں میں فق ہوا کیونکہ ان کا پلان عروش کو نہ جانے کہاں سے پتہ چل گیا تھا۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیوا یرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔
(Neramag@gmail.com)
(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔
شکریہ ادارہ: نیوا یرا میگزین

دو دن پہلے۔۔۔

سر مبارز کا لیکچر ہو رہا تھا۔ عروش کو سر میں شدید قسم کا درد محسوس ہوا کچھ دیر تو اس نے برداشت کیا مگر درد کی شدت بڑھتی گئی۔ وہ مسلسل درد کو برداشت کرنے کی کوشش کر رہی تھی مگر آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔

"عروش بیٹا! وٹ ہیپنڈ؟ آر یو اوکے۔ "

"سر آئم ہیونگ سوئیر ہیڈک "عروش نے بہت مشکل سے جواب دیا۔

"بیٹا گو آوٹ سائیڈ ان فریش ائیر اینڈ پیسفل اینوائرنمنٹ "

" تھینکس آ میلین سر "

"اٹس اوکے بیٹا! ٹیک کیئر "

اس نے سر کا شکریہ ادا کیا اور بیگ لے کر باہر آ گئی

باہر آ کر وہ لان میں ایک خاموش کونے میں بیٹھ گئی۔

تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد اس کا درد نارمل ہوا تو وہ ہاسٹل جانے کا سوچ رہی تھی۔ مگر اس کی فائل کلاس روم میں رہ گئی تھی۔ وہ فائل لانے جا رہی تھی مگر اپنا نام سن کر دروازے پر ہی رک گئی۔ اور فون پر ریکارڈنگ اون کر کے دروازے کے ساتھ لگا دیا۔

"یہ عروش خود کو سمجھتی کیا ہے ہمیں اگنور کر کہ ثابت کیا کرنا چاہ رہی ہے۔" یہ میشا تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"زہر لگنے لگی ہے مجھے جب سے میں نے حوذان کے نمبر سے اس کے فون میں کالز دیکھی۔ میں یونیورسٹی کے پہلے دن سے حوذان کو پسند کرتی ہوں مگر وہ مجھے دیکھتا تک نہیں مگر اس آدم بیزار عروش میں آخر اسے کیا دکھ گیا۔" حیات نے اپنا رونا روتے ہوئے کہا۔

"مگر اس میں عروش کا قصور تو نہیں ہے نا۔ وہ تو حوذان کو پسند نہیں کرتی۔" یہ کہنے والی رحاب تھی۔

"اس کا قصور یہ ہے کہ حوذان مجھے چھوڑ کر اسے پسند کرتا ہے. "حیات نے واضح جلن دکھاتے ہوئے کہا۔

"اچھا اب تم کیا چاہتی ہو ہم کیا کریں؟ "میشا نے پوچھا۔

"کچھ بھی ہو مجھے عروش سے اس بات کا ہر صورت بدلہ لینا ہے۔نوفل تم ایسا کرو کہ کل جب عروش آئے نا تو تم آہستہ آہستہ جا کر اسے اس سے بات کرو۔پہلے ہمدردی جتاؤ کہ ہم لوگ اس کے بارے میں غلط کہہ اور سوچ رہے ہیں اور پھر اس بات کا احساس دلاؤ کہ یہ سب جو ہو رہا ہے اس سب میں زیادہ قصوروار وہ ہے۔اور جب بھی تم جاؤ کے تو ریکارڈنگ اون ہونی چاہیے۔"حیات نے لائحہ عمل ترتیب دیا۔

" صحیح ہے "نوفل نے اثبات میں سر ہلایا۔

"چلو اب نکلتے ہیں کل سے پلان پر کام شروع کرتے ہیں "میشا نے کہا اور وہ باہر کی طرف چل پڑے۔

عروش نے فوراً ریکارڈنگ سیو کی اور سائیڈ پر ہو گئی۔ان کے جانے کے بعد وہ فائل

لے کر ہاسٹل آ گئی۔

"کیا ہوا، کیا کہا اس نے، فون دو"!...

نوفل ان کے پاس پہنچا تو وہ لوگ بنا رکے سوالات کرنا شروع ہو گئیں۔

"سانس تو لینے دو۔ کچھ بھی نہیں ہوا۔ ریکارڈنگ نہ جانے کیسے بند ہو گئی اور اس نے کافی کچھ سنا کر واپس بھیج دیا۔ ایسے لگتا اسے ہمارے پلین کے بارے میں پہلے سے پتہ تھا۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نوفل مایوسی سے بولا۔

"اب کیا کرنا ہے کچھ تو کرنا ہو گا نا" میشا نے پوچھا

"کچھ بھی ہو یہ عروش ہے بڑی تیز، ہمیں اب سوچ سمجھ کر کوئی نیکسٹ سٹیپ لینا ہو گا" حیات نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"چلو ابھی چلتے ہیں میم رملہ نے پروجیکٹ دیا ہے اسے بھی دو دن رہتے۔۔۔۔" نوفل نے کہا۔

"ویٹ، ویٹ،!! آئیڈیا!!

عروش پروجیکٹ تو کمپلیٹ کر چکی ہو گی کیوں نا ہم سبمیشن سے پہلے اس کا پروجیکٹ سپوائل کر دیں۔ کتنا مزہ آئے گا جب میم رملہ اپنی چہیتی کی انسلٹ کریں گی۔" حیات نے شیطانی مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ، میں بالکل ایگری ہوں۔" میشا نے فوراً اس کی بات سے اتفاق کیا۔

"مگر یہ ضروری تو نہیں ہے کہ ہم اس کے کام کو تباہ کریں۔ یہ بھی تو ممکن ہے نا کہ ہم اس سے زیادہ اچھا کام کریں تو اس کا آٹومیٹکلی فلاپ ہو گا نا۔ گریڈز تو ہمارے زیادہ ہوں گے نا" نوفل نے کہا۔

"تم تو چپ ہی کرو، تم پر لگتا اس عروش کا سایہ پڑ گیا ہے، چلو رحاب، میشا ہم لوگ چلتے ہیں۔ پرسوں پروجیکٹ سبمٹ ہونا ہے اور ہمیں بھی اپنا کام کرنا ہے۔" نخوت سے کہتے ہوئے وہ باقیوں کو ساتھ لیتے ہوئے کیفے کی طرف چل دی۔

عروش ہاتھ میں پروجیکٹ فائل لیے کلاس روم کی طرف جارہی تھی کہ آگے سے اچانک میشا آکر اس سے ٹکرائی اور اس کی فائل نیچے گر گئی اور دوسری طرف سے آتی حیات کے ہاتھ میں پکڑی کولڈ ڈرنک پوری فائل کو بھگوتی چلی گئی۔

"آئم ویری سوری عروش میں جلدی میں تھی تم سے ٹکرا گئی۔ "

یہ میشا تھی۔

"رئیلی سوری عروش یار میں نے جان کر ڈرنک نہیں گرائی۔ پیچھے سے کسی نے دھکہ دیا۔ (پیچھے کسی ذی روح کا نام ونشان تک نہ تھا)"

حیات نے بھی معصوم بننے کی بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے کوئی جسٹیفیکیشن مانگی ہے کیا؟؟

آپ لوگ جاسکتی ہیں "

عروش نے نارمل انداز سے کہتے ہوئی بھیگی ہوئی فائل اٹھائی اور پاس رکھے ڈسٹ بن

میں ڈال کر چلی گئی۔

اس کے جاتے ہی میشا نے خوشی سے حیات کی طرف دیکھتے ہوئے ڈن کہا۔

مگر یہ سارا منظر اوپر سے آتا حوذان دیکھ چکا تھا۔

"یہ کیا کیا ہے تم لوگوں نے؟؟

جانتی بھی ہو تم لوگ کے پروجیکٹ سبمٹ ہونے میں صرف پچیس منٹ باقی ہیں۔اور میم رملہ تو کوئی کنسیشن بھی نہیں دیتی ہیں۔خود تو تم لوگ کچھ کر نہیں سکتے۔اس کا کام بھی بگاڑ دیا۔" حوذان آتے ہی دونوں پر برس پڑا۔

"یہ میرا نہیں حیات کا پلان تھا میں نے کچھ نہیں کیا" میشا حوذان کے ڈر سے صاف مکر گئی۔

(حوذان میشا کے تایا کا بیٹا تھا اسے ڈر تھا کہ حوذان گھر تک یہ بات نہ پہنچا دے)

"آپ کیوں اس کی سائیڈ لے رہے ہیں غلطی سے ہو گیا نا۔

میرا پاؤں پھسلا اور ڈرنک گر گئی۔

دیکھیں نا اسے برا بھی نہیں لگا۔"

حیات نے حوذان کے سامنے معصوم بننے کی ناکام کوشش کی۔

"تم دونوں یہاں سے، میری نظروں کے سامنے سے دفع ہو جاؤ، یہی بہتر ہو گا تم لوگوں کے لیے"

وہ غصے سے کہتا کلاس روم کی طرف چل دیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سوائے عروش کے سب لوگ کلاس میں موجود تھے۔ میم کے آنے میں صرف ایک منٹ باقی تھا۔ وہ کبھی بھی کلاس سے لیٹ نہیں ہوتی تھی۔

میشا اور حیات بے صبری سے بار بار دروازے کی طرف دیکھ رہی تھیں۔

انہیں عروش کا نہیں میم رملہ سے عروش کی ہونے والی انسلٹ کا انتظار تھا۔

"وہ ابھی تک نہیں آئی۔ایسے کیسے وہ بنا کچھ کہے چلی گئی اور کلاس میں بھی نہیں آئی۔
کتنی محنت کی ہو گی اس نے پروجیکٹ کے لیے۔"حوذان مسلسل عروش کے بارے
میں سوچے جا رہا تھا۔

اتنے میں میم رملہ،ڈین سر تقی احمد کے ساتھ کلاس روم میں انٹر ہوئیں۔

"گڈ مارننگ ڈیئر سٹوڈنٹس!!!!!!

ایز یو آل نو دیٹ،آج آپ لوگوں نے پروجیکٹ سبمٹ کرنا ہے اینڈ اس کا ریزلٹ سر
تقی احمد فائنل کریں گے۔

آپ سب گروپس اپنا اپنا پروجیکٹ سبمٹ کروا دیں۔"

سب گروپس نے اپنا اپنا پروجیکٹ سبمٹ کروا دیا۔حیات اور میشا بہت خوش تھیں کہ
عروش ابھی تک نہیں آئی اور یہ پروجیکٹ نہ ہونے کا مطلب کورس ڈروپ ہو جانا تھا۔

گڈ مارننگ ڈیئر سٹوڈنٹس،

ایز آئی یو سین یور پروجیکٹس۔ اونلی ون پروجیکٹ از ونڈر فل اینڈ اودر فائیو آر جسٹ ایوریج .

ویٹ آمنٹ، میم رملہ!

آپ کی کلاس کی تعداد تھرٹی ون ہے اور یہ تو چھ پروجیکٹ پانچ پانچ ممبرز کے ہیں۔ وئیر از تھرٹی فسٹ ون؟"

سوری سر آئی فورگاٹ اباؤٹ دیٹ۔ وہ عروش احمد نے اپنا پروجیکٹ انڈیو یجوالی کیا ہے۔ ڈیو ٹو ہیلتھ ایشو آئی گیو ہر لیو۔

ان کا پروجیکٹ یہ ہے۔"

میم نے عروش کا پروجیکٹ سر کو دیا۔

حیات اور میشا کو لگا کہ عروش نے وہی فائل سبمٹ کروادی ہے اور اب اس کے مارکس

کٹنے والے ہیں۔

"توڈئیر سٹوڈنٹس یہ لاسٹ پروجیکٹ دیکھنے کہ بعد مجھے اپنا فیصلہ بدلنا پڑ رہا ہے۔اٹ از دی بیسٹ ون۔آئی کین ناٹ بیلیو کہ کوئی سٹوڈنٹ اکیلے اتنا اچھا ورک کر سکتا ہے۔

آل دو شی از ناٹ ہیر بٹ آئی گیو ہر تھرٹی آوٹ آف تھرٹی

ایٹ سیکنڈ وی ہیو پروجیکٹ بائے حوذان اینڈ گروپ۔دے گوٹ ٹوئنٹی ٹو اینڈ آل اودرز ٹوئنٹی.بیسٹ آف لک۔

حیات اور میشا شاکڈ تھی کہ یہ کیسے ہوگیا۔پھر سے بازی کیسے پلٹ گئی۔

ہوا کچھ یوں تھا کہ سیکنڈ لاسٹ نائیٹ عروش جب پروجیکٹ ختم کرنے ہی والی تھی کہ میم رملہ کی کال آئی۔

"عروش بیٹا مجھے پتہ ہے کہ آپ کو جو ٹوپک دیا تھا آپ اس پرورک کر چکی ہونگی۔ مگر مجھے ایک زیادہ انٹرسٹنگ ٹوپک ملا ہے اور میں چاہتی ہوں کہ آپ وہ کریں۔

"بٹ میم میں تو آلموسٹ کمپلیٹ کر چکی ہوں۔" عروش نے کچھ پس وپیش کرتے ہوئے کہا۔

"آئی نو بیٹا آپ نے بہت محنت کی ہے۔ مگر اس ٹوپک سے آپ کو بہت کچھ سیکھنے کو ملے گا۔" میم اپنائیت سے گویا ہوئیں۔

"اوکے میم ! میں بہترین کام کرنے کی اپنی پوری کوشش کروں گی" عروش نے جواب دیا۔

"اوکے بیٹا ! آپ ایسے کیجیے گا کہ دونوں پروجیکٹ لے کے آنا، میں دوسرا بھی دیکھوں گی۔ "

"ٹھیک ہے میم، شیور"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اللہ حافظ بیٹا "

"اللہ حافظ میم "

اور ساری رات کام کر کے اس نے پروجیکٹ تو مکمل کر لیا تھا مگر جنوری کی سردی نے اس کی صحت پر گہرا اثر ڈالا تھا۔

صبح وہ پروجیکٹ سبمٹ کروا کر دوسرا پروجیکٹ واپس لیے ہوسٹل کی طرف جانے لگی تھی کہ میشا اور حیات نے اسے اپنی واحیات سازش کا نشانہ بنایا تھا مگر **"بات جب حق کی ہو تو بازیاں پلٹ جایا کرتی ہیں۔**

خداوند کریم اپنے بندوں کی محنت ضائع نہیں کرتا، ہر کسی کو اپنی محنت کا پھل ضرور ملتا ہے۔"

آج سب لوگ فائنل سیمیسٹر کے امتحان میں مصروف تھے۔سب جی جان سے محنت کر رہے تھے۔آخر کار چار سال کی طویل محنت کا دار و مدار اسی امتحان پر تھا۔

عروش حیران تھی کہ آج کل تو پیں خاموش کیوں ہیں مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ اس بار اس کے خلاف کچھ نیا اور بڑا پلان کیا جا رہا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گرینڈ وائیوا کے بعد سارے سٹوڈنٹس کچھ اداس لگ رہے تھے۔کچھ لوگوں نے خیر مزید پڑھنا تھا مگر کچھ لوگوں کی پروفیشنل لائف شروع ہونے والی تھی۔

عروش ایگزامینیشن ہال سے نکل کر کیفے کی طرف جا رہی تھی کہ پیچھے سے حوذان کی آواز آئی۔

"مس عروش! رکیں کچھ بات کرنی ہے۔۔"

"جی بولیں" عروش نے جواب دیا

"ایکچولی آج ہماری کلاس کا آخری دن ہے پھر نہ جانے کبھی ملاقات ہو یا نہ ہو۔اور آپ

سے معذرت بھی کرنی تھی۔ میری وجہ سے آپ کو بہت شرمندگی اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، مگر آئی سوئیر کہ اس کے پیچھے میرا کوئی غلط کنسرن نہیں تھا۔ میں اکلوتا ہوں تو پیرنٹس کو میری شادی کرنی تھی تو انہوں نے کہا تھا کہ اگر کوئی پسند ہے تو بتاؤ، میرے دماغ میں ایک شریک حیات کے حوالے سے جو امیج تھا اس پر آپ پوری اتر رہیں تھیں، مگر آپ رضامند نہیں تھیں تو میں نے پیرنٹس سے کہہ دیا کہ وہ جہاں چاہیں کر دیں اور دس دن بعد شادی ہے میری، یہ رہا کارڈ، ضرور آیئے گا مجھے خوشی ہو گی۔ اللہ حافظ "

"اللہ حافظ "

عروش بھی کہتے ہوئے کیفے چلی گئی.

"عروش !

پلیز پلیز آج بات سن لو، آج آخری دن ہے۔" وہ ابھی آ کر بیٹھی ہی تھی کہ میشا اور حیات آ گئیں۔

پلیز روش! میشا نے بھی چاپلوسی شروع کی۔

"بولیں کیا کہنا ہے، سن رہی ہوں میں"!

عروش نے کہا۔

"یار پلیز معاف کر دو، پھر ہم کبھی ملیں یا نہیں، پلیز جانے سے پہلے معاف کر دو ہر اس بات کے لیے جو ہم نے تمہارے ساتھ کیا" حیات نے کہا۔

"آئم رئیلی سوری یار عروش! میں نے آپ کو سمجھنے میں بہت غلطی کر دی۔ پلیز معاف کر دیں۔ "

میشا سچ میں شرمندہ تھی۔ کیونکہ وہ حوذان والی بات اچھے سے جانتی تھی کہ اس میں عروش کا کوئی قصور نہیں ہے۔ اور حوذان کی شادی میشا کی بہن سے ہونے والی تھی۔

معافی تلافی کے سیشن کے بعد سب لوگ، عروش، مشائم، رحاب، میشا، حیات اور ان کی کچھ اور فیلوز لنچ کے لیے ریسٹورنٹ جا رہیں تھیں۔

سب کچھ بہتر ہو گیا۔ لنچ کے دوران بھی ڈھیر سارے گلے شکوے ہوئے مگر وقت شاندار گزرا تھا۔

لنچ کے بعد وہ جب ریسٹورنٹ سے باہر نکلے تو باقی لوگ آگے تھے عروش اور حیات پیچھے تھیں۔

مشائم، میشا اور رحاب روڈ کے دوسری جانب کسی مارکیٹ کی طرف چلی گئیں تھیں۔ عروش روڈ کراس کرنے لگی تھی کہ دوسری طرف سے ایک تیز رفتار ٹرالر آتا دیکھائی دیا۔

حیات کے شیطانی دماغ میں فوراً آئیڈیا آیا کہ اس سے اچھا موقع کبھی نہیں ملے گا۔اس نے فوراً اپنا سیل فون عروش کے پاؤں سے تھوڑا آگے پھینکا۔ عروش نے ابھی تک دیکھا نہیں تھا۔

"عروش میرا سیل گر گیا ہے اٹھانا!" حیات نے پیچھے سے آواز دی۔

وہ جیسے ہی سیل فون اٹھانے کے لیے جھکی تو تیز رفتار ٹرالر اسے ہٹ کرتا چلا گیا۔

عروش روڈ سائیڈ پر پڑی ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکی تھی۔

حیات اب ڈرامہ کرتے ہوئے چیخیں مارتے ہوئے مشائم، رحاب لوگوں کو پکارنے لگی تھی۔ مگر ابھی تک وہ عروش کے پاس بھی نہیں گئی تھی۔ رحاب، مشائم اور میشا بھی

آچکی تھی۔کوئی ایمبیولینس کو کال کرو۔رحاب نے روتے ہوئے کہا۔اتنی ہی دیر میں ایک بلیک کار وہاں آکر رکی تھی۔

لیں آئیں میں لے چلتا ہوں کار والے نوجوان نے رحاب سے کہا۔

ہوسپٹل پہنچ کر اسے ایمرجینسی میں لے جایا گیا۔

"دیکھیے مسٹر یہ ایکسیڈنٹ ہے اور پولیس کیس ہے ہم ایڈمٹ نہیں کر سکتے یہ ہمارے ہوسپٹل کے رولز کے خلاف ہے۔"ڈاکٹرز نے معذرت کی۔

"پیشنٹ کی زندگی کا سوال ہے ایڈمٹ کیجیے۔میں پولیس کو انفارم کرتا ہوں۔"اس کے صرف ایک بار ہی کہنے پر عروش کو ایڈمٹ کر لیا گیا تھا۔

چار گھنٹے ہو چکے تھے مگر ابھی تک ڈاکٹرز نے کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا تھا عروش ابھی تک بے ہوش تھی۔

جب اس نوجوان نے پولیس کو انفارم کرنے کا کہا تھا حیات خوفزدہ ہو گئی تھی وہ کچھ دیر میں گھر سے ارجنٹ کال آنے کا بہانہ کر کے بھاگ گئی تھی مگر میشا،مشائم اور رحاب ابھی تک وہیں تھیں۔

شام کے پانچ بج رہے تھے جب عروش کو ہوش آیا۔ جیسے ہی ڈاکٹرز نے آکر بتایا کہ آپ لوگ مل سکتے ہیں، رحاب میشا اور مشائم روم کی طرف لپکیں مگر نوجوان، جو دن سے ہی ان کے ساتھ تھا اس نے انہیں اندر جانے سے منع کر دیا۔

"رکیں، پہلے پولیس نے ان کا سٹیٹمنٹ لینا ہے اس کے بعد آپ لوگ مل لینا "

اتنا کہہ کر اس نے کسی کو کال کی فوراً دو پولیس آفیسرز اندر داخل ہوئے۔ پانچ منٹ کے بعد وہ لوگ واپس آ گئے۔

اب اس نے رحاب لوگوں کو اس کے پاس جانے کا اشارہ کیا۔

"شکر اللہ کا روش تمہیں ہوش آیا، کیا ہو گیا تمہیں اچانک، تمہیں پتہ تمہارے فون پر گھر سے بہت کالز آ رہیں تھیں مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کہوں تو میں نے بند کر دیا تھا۔ اب کیسا فیل کر رہی ہو؟"

رحاب نے ایک ہی سانس اتناسب بتایا، مشائم اور میشا ابھی چپ کھڑی تھیں۔

"میں ٹھیک ہوں، میں نے گھر جاناتھا اس وجہ سے کالز آرہی ہوں گی ٹائم کیا ہوا ہے

اور میرا فون کہاں ہے؟"

"شام کے پانچ بج رہے ہیں اور یہ رہا تمہارا فون "اب کی بار مشائم نے جواب دیا۔

"چلو شکر ہے تم لوگوں نے گھر نہیں بتایا، اتنی بڑی بات نہیں تھی ایسے ہی وہ لوگ

پریشان ہوتے۔"

اس نے فوراً گھر کال بیک کی۔

"السلام وعلیکم ماما!

جی جی آنا تھا مگر جب یونیورسٹی سے آئی تو سر درد کر رہا تھا کچھ دیر سو گئی تو ابھی آنکھ کھلی

ہے۔ابھی پیکنگ بھی نہیں کی ہوئی تو میں کل آؤں گی۔

پریشان نہیں ہوئیے گا اللہ حافظ "

فون بند کر کے اس نے متشکر نگاہوں سے ان کی طرف دیکھا۔

"آئی ایم سوری گائیز! میری وجہ سے آپ لوگوں کو یہاں رکنا پڑا، آپ لوگوں نے بھی گھر جانا تھا نا۔

اینڈ تھینک یو سو مچ"

"کوئی بات نہیں میں اور مشائم ویسے بھی کل جانے والے تھے اور میشا کو حوذان لینے آئے گا۔"

رحاب ابھی بتا ہی رہی تھی کہ ڈور ناک ہوا،

"میم آپ لوگ کچھ دیر کے لیے باہر چلیں، ڈاکٹر نے ان کا چیک اپ کرنا ہے۔" نرس نے آتے ہوئے کہا۔

ان کے جاتے ہی وہ نوجوان اندر داخل ہوا، اس نے اب ماسک پہن رکھا تھا۔

"کیسی طبیعت ہے اب آپ کی؟" اس نے پوچھا۔

"جی الحمدللہ" تھینک یو سو مچ، آپ دن سے ہمارے ساتھ ہیں میں معذرت خواہ ہوں" رحاب نے عروش کو اس کے بارے میں بتا دیا تھا۔

"دیکھیے شکریہ کی کوئی بات نہیں انسانیت ابھی بھی باقی ہے، مجھے آپ سے یہ پوچھنا تھا

کہ جب آپ کو پتا تھا کہ ایکسیڈنٹ میں آپ کی دوست کا ہاتھ تھا اینڈ آئی ہیو نو ٹسڈ کہ جب آپ کو ٹرک نے ہٹ کیا تب آپ ہوش میں تھی، آپ نے اسے پکارا مگر وہ اگنور کئے تماشا دیکھتی رہی۔

مجھے نہیں پتہ اس نے یہ سب کیوں کیا، اور آپ نے پولیس کو کیوں نہیں بتایا۔ آپ ہوں گی رحمدل، انسانیت مجھ میں بھی ہے۔ مگر جب ایکسیڈنٹ ہوا میں وہیں الریڈی روڈ کی دوسری سائیڈ کی ویڈیو بنا رہا تھا اور آپ کی فرینڈ کی ایکٹیویٹی ان ڈیٹیل کیپچر ہو گئی۔ میں نے پولیس کو دے دی ہے۔ آپ کی دوسری فیلوز سے ایڈریس بھی لے لیا ہے۔ اب تک وہ اریسٹ ہو گئی ہو گی۔ اینڈ کچھ دیر میں آپ کو ڈسچارج کر دیا جائے گا۔ میں آپ کو آپ کی فرینڈ کے ساتھ ہوسٹل ڈراپ کر دیتا ہوں" اس نے تفصیل سے بتایا۔

" مگر میں اسے اریسٹ نہیں کروانا چاہتی، آپ پلیز اسے رہا کروا دیں" عروش نے کہا۔

" جی نہیں، ایسا کچھ نہیں ہونے والا، اقدام قتل کی ملزمہ، بلکہ مجرمہ ہیں وہ، رہا ہو جائیں گی مگر کچھ وقت کے بعد۔ فی الحال آپ زیادہ مت سوچیں، ہوسٹل جائیں اور ریسٹ کریں۔ اور ایک ایڈوائز ہے آپ کے لیے، آئندہ محتاط رہیے گا،" یہ **جنہیں ہم بہت**

توجہ اور لگن سے پالتے ہیں نا وہی لوگ ڈستے بھی اتنی ہی شدت سے ہیں۔ جان ہے تو جہان ہے۔ اپنا آپ ہمیشہ پہلی ترجیح ہونا چاہیے۔ دوستوں کا کیا ہے، اور بھی مل جاتے ہیں دنیا بھری پڑی ہے۔ خیال رکھیے گا اللہ حافظ " یہ کہتے ہوئے وہ چلا گیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوسرے دن عروش گھر آ گئی تھی۔ اس نے پاپا کے علاوہ اور کسی کو اس انسیڈنٹ کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔

مگر زندگی نے ایک نیا رخ لیا تھا اب اس کے لیے کسی پر بھی یقین کرنا بہت مشکل بلکہ ناممکن ہو گیا تھا۔ ڈگری ملنے کہ بعد وہ پاپا کی پرمیشن سے ان کے ہی سورسز کی بدولت گھر سے کوسوں دور اس علاقے میں آ بسی تھی۔

زندگی بغیر دوستوں کے بھی بہت حسین و خوشگوار گزر رہی تھی۔ مگر آج پھر فرینڈ شپ ڈے نے اسے اپنا تلخ ماضی یاد دلا دیا تھا۔

"گزرا ہوا وقت گزر چکا ہوتا ہے۔ماضی کا حال سے کوئی گہرا تعلق نہیں ہوتا۔اگر کسی کا ماضی دردناک ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں کے مستقبل بھی ویسا ہی ہو،یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ماضی کے تلخ تجربات نے حال میں جینے کا ڈھنگ سکھا دیا ہو۔اگر انسان ماضی کے جھروکوں میں کھو جائے تو اس سے اذیت کے سوا کچھ نہیں ملتا،ماضی سے صرف سبق سیکھ کر مستقبل کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ "

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حال

دوسرا دن کالج میں بہت مصروفیت رہی تھی کلاسز لینے کے بعد آفس میں آئی تو میم نورالنساء نے کل والی بات کو ہی کونٹینیو کیا؛

"عروش بیٹا! ہو سکتا ہے کہ دوستوں کے حوالے سے آپ کا واسطہ اچھے لوگوں سے نہیں پڑا یا آپ کے تجربات تلخ رہے مگر ضروری تو نہیں ہے کہ سب لوگ ایک ہی جیسے ہوں۔ اگر ایک انسان آپ کے ساتھ غلط کرتا ہے تو ضروری تو نہیں کہ سب لوگ ہی ایسا کریں۔ پانچوں انگلیاں برابر تو نہیں ہوتیں"

"میم آپ یہ بتائیں کہ اگر ہمیں ایک بچھو یا سانپ کاٹ لیتا ہے تو ہم سب بچھوؤں اور سانپوں سے کیوں ڈرتے ہیں۔ ہمیں تو پتا بھی نہیں ہوتا کہ یہ وہی بچھو یا سانپ ہے جس نے ہمیں کاٹا تھا۔ ایکچولی جب ایک بار بھروسہ ٹوٹ جاتا ہے نا تو دوبارہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ایک سوراخ سے بار بار ڈسا نہیں جا سکتا۔ اور دودھ کا جلا تو چھاچھ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے۔ "اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بات تو آپ کی بھی ٹھیک ہے مگر لوجک بہت اعلیٰ ہے لاجواب!"میم بھی مسکرا دیں۔

"وقت کی ایک خاصیت ہے یا شاید خامی بھی، کہ اس کے حسین لمحات پلک جھپکنے میں گزر جاتے ہیں مگر تلخ لمحات صدیوں پر محیط ہوتے ہیں۔ مگر رفتہ رفتہ وہ بھی گزر جاتے ہیں اور پتہ بھی نہیں چلتا۔"

عروش کو کالج میں آئے ایک سال ہونے کو تھا۔ اس تمام عرصے میں وہ صرف دو بار چند دنوں کے لیے گھر گئی تھی۔ یہاں کا ماحول اسے کچھ زیادہ ہی پسند آ گیا تھا۔ پر سکون علاقہ، بے لوث محبتیں بانٹنے والے ہمدرد لوگ، گاؤں پسماندہ نہیں تھا ترقی کی راہ پر گامزن تھا مگر شہروں کی بناوٹی زندگی کی ہوا ذرا کم پہنچی تھی۔

دسمبر کا آخری ہفتہ چل رہا تھا۔ کالج میں سردیوں کی چھٹیاں ہوئیں تو عروش گھر آئی

ہوئی تھی۔اتنے لمبا عرصہ اکیلے اور اپنی مرضی کے مطابق گزارنے کے بعد اب گھر والوں کے ساتھ وقت گزار کے اسے بہت اچھا محسوس ہو رہا تھا۔

رات کے کھانے کے بعد وہ واپس جانے کا ہی سوچ رہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی۔

"پاپا آجائیں!"اس نے وہیں سے آواز لگائی۔

اس کے اپنے پاپا سے بہت زیادہ انڈرسٹینڈنگ تھی،وہ انہیں آہٹ سے پہچان گئی تھی۔

"میرا بیٹا کہیں مصروف تو نہیں تھا؟"انہوں نے پیار سے پوچھا۔

"جی نہیں پاپا کوئی مصروفیت نہیں تھی۔"اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بیٹا،ایسی باتیں بیٹیوں سے مائیں کرتی ہیں یا انہیں فیصلے سنا دیے جاتے ہیں مگر میں نے آپ کو ہمیشہ بیٹے سے بڑھ کر سمجھا ہے۔بہت سے رشتے جو ہمیں آپ کے شایان شان نہیں لگے ہم انہیں انکار کر چکے ہیں مگر اب جو لوگ ہیں وہ ہر لحاظ سے آپ کے قابل ہیں،لڑکا ایجوکیٹڈ ہے،اچھا کماتا ہے اور سب سے بڑی بات کے اس کی نیچر میں بہت سے ایسی باتیں ہیں جو بالکل آپ میں بھی پائی جاتی ہیں۔اور اب شادی کے لیے صحیح

وقت بھی ہے تو مجھے لگا کہ آپ سے ڈسکس کر لینا چاہیے۔اور اس کے علاوہ اگر آپ کی اپنی کوئی پسند ہے تو اس کو میری ان سب تعریفوں پر پریفر کیا جائے گا۔" انہوں نے تفصیل سے ساری بات اس کے گوش گزار کی۔

"پاپا سب سے پہلی بات یہ کہ مجھے ایز سچ کوئی پسند نہیں ہے.اور یو نو دیٹ ویری ویل کہ میرا پسند کی ہوئی چیزوں سے جلد ہی دل بھر جاتا ہوتا ہے۔اور آپ نے جو سوچا ہو گا وہ میرے لیے بہترین ہو گا ان شاءاللہ۔" عروش نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوکے میرا اچھا بچہ، خوش رہو" وہ بھی مسکراتے ہوئے باہر کی طرف بڑھے۔

"بائی داوے ایسی بات نہیں ہے کہ میں کوئی ٹیپیکل فرماں بردار لڑکی کی طرح ماں باپ کے فیصلے پر ایمان لے آئی ہوں۔

یہ اس لیے کہ اگر میں نے خود سیلیکٹ کیا اور بعد میں کوئی پرابلم ہوئی تو میں کس کو بلیم کروں گی۔" اس نے ہنستے ہوئے کہا تو پاپا بھی ہنس دیے۔

لڑکے والوں کو مثبت جواب دے دیا گیا تھا۔ وہ تو ڈائریکٹ شادی کرنا چاہ رہے تھے مگر عروش کو ابھی کچھ وقت چاہیے تھا۔

مگر انہوں نے منگنی پر اصرار کیا تو پاپا نے کہا کہ بہتر ہو گا کہ نکاح ابھی ہو جائے اور رخصتی کچھ وقت کے بعد ہو جائے اس بات سے سب نے اتفاق کیا اور عروش کی چھٹیاں ختم ہونے سے پہلے ہی نکاح کی تاریخ رکھ دی گئی۔

عروش نے ابھی تک لڑکے کی نہ کوئی تصویر دیکھی تھی اور نا ہی اس نے کسی سے اس بارے میں تفصیلی بات کی تھی۔

"آج نکاح کا فنکشن تھا۔ عروش نے اپنا پسندیدہ ہیوی فراک اور ساتھ میں ہم رنگ سٹالر سے حجاب لیا تھا۔ اور اوپر دوپٹے سے گھونگٹ لیا تھا۔

نکاح ہو چکا تھا۔اور وہ کالج واپس آگئی تھی۔

اس کا کچھ زیادہ سرکل تو نہیں تھا مگر ہوسٹل میں کچھ لوگوں اور میم نورالنساء کو پتہ چل چکا تھا۔

"ویلکم بیک اور نیولی میڈ برائڈ"

جیسے ہی وہ آفس میں داخل ہوئی،اسے سرپرائز دیا گیا۔

میم نورالنساءاور باقی سب سٹاف نے خوش دلی سے مبارک باد دیں اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

"مس عروش،مانا کہ آپ کو دوست بنانا اچھا نہیں لگتا بٹ وی آر ہیر لائک آ فیملی،ایٹ لیسٹ آپ کالج ڈیوریشن میں تو ہم سب کے ساتھ رہیں بات کیا کریں۔آپ کالج کے فنکشنز بھی مس کر دیتی ہیں۔اتنی آدم بیزار کیوں ہیں آپ؟ "

یہ عروش کی کولیگ میم دعا تھیں جو بہت ہی ہنس مکھ خاتون تھیں

"ایکچولی میم میں آدم بیزار نہیں ہوں۔بس تھوڑی انٹر ورٹ نیچر ہے میری اور پھر کچھ ایسے لوگوں سے پالا پڑ گیا جن سے میں انسیکیور فیل کرنے لگ گئی۔" عروش نے وضاحت دی۔

"اچھا جی، ہم مانتے ہیں کہ آپ کے پاسٹ ایکسپیرینس اچھا نہیں رہا۔ مگر پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں۔ایک بار سب کے ساتھ گھل مل کر دیکھ لیں آپ سب اور ہمیشہ اپنا ہمدرد اور مخلص پائیں گی۔

" تھینکس آ میلین آل آف یو گائز، میں آپ سب کے خلوص کی قدر کرتی ہوں۔ آئندہ سے میں آپ لوگوں کے ساتھ ان تمام لمحات کو یادگار بنانے والی ہوں جتنا وقت میرا یہاں باقی ہے." عروش نے ہار مانتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آج سے دوستی پکی؟" میم نورالنساء نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"جی بالکل پکی" عروش بھی مسکرا دی۔

"تو پھر کیوں نا ایک سیلفی ہو جائے۔ "

یہ تھیں کالج کی سب سے چلبلی اور نٹ کھٹ سی سٹاف میمبر مس دانیاز صدیقی۔

انہیں دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ میتھ جیسے خشک مضمون کی لیکچرر ہیں۔

"تو پھر آج مس عروش ہمیں ٹریٹ دے رہی اپنے نکاح کی خوشی میں بھی اور ہماری دوستی کی خوشی میں بھی"

ایک اور میم دانین نے کہا۔

"اوکے ڈن، لنچ میری طرف سے، آپ لوگ فائنل کر لیں، اگر باہر کرنا تو جگہ سیلیکٹ کر لیں، اگر یہی آرڈر کرنا تو کر لیں۔ "

عروش نے فراخ دلی سے کہا۔

سب نے باہر جانے کی رائے پر اتفاق کیا۔

لنچ بہت خوشگوار گزرا تھا آج بہت وقت کے بعد عروش نے جی بھر کے انجوائے کیا تھا۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

دانیاز صدیقی بھی عروش کی طرح ہوسٹل میں رہتی تھیں۔وہ لاہور کی رہنے والی تھیں ان کے والد ایک آرمی آفیسر تھے۔پہلے ان کی پوسٹنگ ادھر تھی تو دانیاز یہی سے پڑھنے کے بعد ادھر ہی لیکچرر کے فرائض نبھا رہی تھی۔کچھ مہینے پہلے ہی اس کے والد کا ٹرانسفر واپس لاہور ہو گیا تھا تو اس نے کالج سے ریزائن کرنے کی بجائے ہوسٹل میں رہنے کو ترجیح دی تھی۔

شام کا منظر تھا۔عروش عصر کی نماز کے بعد چھت پر آگئی تھی اور سورج کو ڈوبتا دیکھ رہی تھی۔اسے دیکھ کر دانیاز بھی اوپر آگئی تھی۔

"کیا ہو رہا ہے مسز۔۔۔۔۔۔؟

کیا نام ہے آپ کے ہونے والے اوہ سوری ہو چکے شوہر کا؟"دانیاز نے حسب عادت شرارت سے پوچھا۔

"محمد التمش فصیح "

"کرتے کیا ہیں؟آئی مین پروفیشن؟ "

"یہ میں نے بھی نہیں پوچھا"عروش نے کہا۔

"واااااااٹ،سیریسلی عروش!،ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔

اچھا چلیں یہ بتائیں دکھنے میں کیسے ہیں۔کوئی پکچر دکھادیں۔"دانیاز نے اصرار کیا۔

"میں نے ابھی تک نہیں دیکھا اور ہو نیسٹلی میرے پاس کوئی پکچر نہیں ہے۔"عروش نے خجل ہوتے ہوئے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ان بلیوایبل عروش، آج کل کہ دور میں بھی ایسا ہوتا ہے کیا۔ آپ نکاح کر کہ آئی ہیں اور آپ کو ان کے بارے میں کچھ نہیں پتا اور نہ ہی آپ نے ابھی تک دیکھا۔"

دانیاز شاکڈ تھی۔

"دراصل دانی، پہلے سے ہی دیکھ لوں اور جان لوں تو بعد میں کیا کروں گی پھر تو بور ہو جاتا ہے بندہ "

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

(عروش کی ہمیشہ سے ہی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد والی کہانی رہی تھی۔ اس کے شوق الگ، اس کی سوچ الگ غرض ہر کام میں وہ دوسروں کے اپوزٹ ہوتی تھی۔

دانیاز جیسے شرارتی اور یونیک پیس کو بھی آج احساس ہوا تھا کہ اس سے بھی اوپر کی کوئی چیز یہاں موجود ہے جو مزاج سے تو بلا کی سیر یس ہے مگر اس کی سوچ **سارے جہاں سے ہٹ کر** ہے۔)

"مگر آج کل کہ زمانے میں لوگ انگیجمنٹ کر کے ہی لوگ ساتھ ٹائم سپینڈ کرتے ہیں بات کرنا شروع ہو جاتے ہیں۔اور آپ!!!!نکاح کر لیا بنا دیکھے۔

دانیاز کو ابھی تک یقین نہیں ہوا تھا۔

"دانی منگنی کی کوئی بھی شرعی حیثیت نہیں ہے کوئی جتنے مرضی وقت سے کسی سے منسوب ہو جب تک نہیں ہوتا دو لوگ ایک دوسرے کے لیے غیر ہی ہوتے ہیں۔اور یہ جو انڈرسٹینڈنگ کے نام منگنی کے بعد فون پر رابطے شروع ہو جاتے ہیں۔تصاویر شئیر کی جاتی ہیں اور ویڈیو کالز میرے نزدیک یہ غلط ہے۔"عروش نے تفصیل سے اپنا نقطہ نظر اس کے ساتھ شئیر کیا۔

"جی بالکل آپ صحیح کہہ رہی ہیں۔انڈرسٹینڈنگ شادی کے بعد بھی ہو سکتی ہے۔"

دانیاز نے بھی اس کی بات سے اتفاق کیا۔

"اگر ہم پہلے سے ہی کسی کے بارے میں سب کچھ مانتے ہیں تو شادی کے بعد جب ہمارے پاس مزید جاننے کے لیے کچھ نہیں بچتا، وہ سب باتیں جو لائف پارٹنرز کے کرنے کی ہوتی ہیں وہ الریڈی ہو چکی ہوں تو ایسے ہی رشتوں میں بگاڑ پیدا ہوتے ہیں۔ اور بات پھر رشتے ٹوٹنے تک جا پہنچتی ہے"۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کالج ٹرپ لے جانے پر تبادلہ خیال کیا جا رہا تھا۔ میم نے آج میٹینگ رکھی تھی۔ سب سٹاف جمع تھا۔ مختلف تجاویز پیش کی جا چکی تھیں مگر کوئی بھی ایک بات پر متفق نہیں ہو رہا تھا۔ آخر کار کمپیوٹر سائنس کے پروفیسر نے آئیڈیا دیا۔

"کیوں نا یہ فیصلہ سٹوڈنٹس پر چھوڑ دیا جائے۔ جہاں پر جانے والوں کی تعداد زیادہ ہو گی اس جگہ کو فائنل کر لیا جائے۔

آخر کار سوات اور پشاور کے مختلف علاقوں کو وزٹ کرنے کا سوچا گیا۔

آخر کار دو کالج بسوں میں ٹرپ روانہ ہوا۔ تقریباً ساٹھ سٹوڈنٹس اور آٹھ دس سٹاف ممبرز تھے۔

ایک بس میں مس دعا، مس دانین، عروش اور دانیاز کے ساتھ سٹوڈنٹس تھے۔ باقی سٹاف دوسری بسوں میں تھے۔

سفر بہت خوشگوار گزر رہا تھا۔

لاؤڈ میوزک کے ساتھ پر لطف ماحول کو سب انجوائے کر رہے تھے۔ جب وہ لوگ سوات پہنچے تو دن کے دو بج رہے تھے۔ طے پایا گیا کہ کچھ گھنٹے آرام کیا جائے اور شام کو قریب کے علاقے وزٹ کیے جائیں۔

شام کو ان لوگوں نے علاقے کے تاریخی مقامات کا دورہ کیا۔

جہاں ان لوگوں کا قیام تھا وہ گیسٹ ہاؤس بہت ہی پیارا اور نیا بنا ہوا تھا۔ رات کو باربی کیو کیا گیا۔ رات دیر تک مختلف سرگرمیاں جاری رہیں۔

دوسرے دن پشاور کا وزٹ کیا گیا۔ عصر کے وقت تقریباً سب لوگ تھکن سے چور تھے۔

پہاڑ کے قریب بہت پیارے گھر میں رہائش رکھی گئی تھی۔ دانیاز نئے نئے ایڈوینچر کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہتی تھی۔ سب لوگ آرام کر رہے تھے، مگر دانیاز نے چھت سے ادھر ادھر کے علاقے جا جائزہ لیا اور پیچھے کی جانب ایک پہاڑ پر ہائکنگ کا پلین بنایا۔ عروش بھی اس کی طرح زیادہ نہیں تھکی تھی۔ وہ بھی لان میں بیٹھی موسم انجوائے کر رہی تھی۔

"روشی چلو پیچھے والے پہاڑ پر ہائکنگ کے لیے چلتے ہیں۔" اس نے عروش کو بھی ساتھ آنے کا کہا۔

"یار، وقت کم ہے شام ہو جائے گی، سب چلتے ہیں۔" عروش نے وقت کا خیال کرتے ہوئے انکار کرنا چاہا۔

"نہیں یار! زیادہ اونچا نہیں ہے، آ جاؤ" دانیاز نے اصرار کیا۔

"اچھا رکو، میں کسی کو بتا کر آتی ہوں۔" عروش کسی کو انفارم کرنے کے لیے اندر کی طرف لپکی۔

"نہیں یار، رکو رکو! ایسا مت کرنا ورنہ میم منع کر دیں گی۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانیاز نے کہا۔

"اچھا تم چلو میں شوز پہن کر آئی۔"

عروش نے دانیاز کو بنا بتائے میم نورالنساء کو میسج چھوڑ دیا تھا کہ وہ جلدی آجائیں گی پریشان نہیں ہوں۔

یہ اس کی عادت تھی کہ وہ گھر میں بھی کسی کو بتائے بغیر کہیں نہیں جاتی تھی۔ اگر گھر سے کوئی انکار کر دیتا تو ضد نہیں کرتی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انہیں پہاڑ پر چڑھتے آدھا گھنٹہ ہو چکا تھا وہ لوگ بہت دور آچکی تھی۔ اچانک تیز ہو چلنی شروع ہوئی اور ساتھ ہی بارش بھی شروع ہو گئی۔

"دانی ہمیں واپس چلنا چاہیے۔ بارش نہ رکی تو شام کے اندھیرے میں واپس جانا مشکل ہو جائے گا۔"

عروش نے موسم اور حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں یار اب تو چانس ہی نہیں ہے تین حصے سفر تو ہو چکا ایک رہ گیا ہے۔" لاپرواہی سے کہتے ہوئے دانین نے پھر سے بھاگنا شروع کر دیا۔

"اچھا سنو تووووو!" عروش نے اسے پکارا، جو اچھلتے کودتے اس سے کافی آگے جا چکی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیاااہے؟" دانیاز نے وہیں سے بنا رکے ہانک لگائی۔

"یار بارش کی وجہ سے روڈ سائیڈز بھیگ چکی ہیں سلائیڈنگ کا خطرہ ہے درمیان میں ہو کر چلو۔" عروش نے پھر سے تنبیہ کی مگر دانیاز نے جیسے سن کر بھی ان سنا کر دیا۔

کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا کہ وہ ایک میچور لڑکی اور کالج میں میتھ کی لیکچرر ہے۔

عروش کو اس میں ایک ننھی بچی نظر آرہی تھی جو گھر میں بند رہ کر کچھ وقت کے لیے ملے آزادی کے لمحات کو کھل کے جینا چاہتی ہے۔

" یہ جو زندگی ہے نا بہت ہی ان پریڈکٹ ایبل ہے۔اس فانی دنیا کا بالکل بھی بھروسہ نہیں ہے نہ جانے کب کیا سے کیا ہو جائے۔

ہم زندگی میں مستقبل کے لیے کیا سے کیا پلین کر لیتے ہیں کہ یہ کریں گے، وہ کریں گے، ایسا کریں گے، ویسا کریں گے مگر ہوتا وہی ہے جو قسمت میں لکھا جا چکا ہے۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عروش وہیں کھڑی نہ جانے کن سوچوں میں مگن تھی کہ اچانک اسے کہیں سے چیخ کی آواز سنائی دی۔اس نے اوپر نظر آنے والے راستے کی طرف نگاہ دوڑائی مگر دور تک دانیاز کا کہیں نام و نشاں تک نہ تھا۔وہ بہت پریشان ہو گئی تھی کہ چند لمحوں میں وہ کہاں چلی گئی ہے۔انہیں ایسے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔

اسے دوبارہ سے اپنے نام کی ہلکی سی پکار سنائی دی "روش میں گر گئی ہوں مجھے بچالو !"

یہ آواز دانیاز کی ہی تھی۔وہ فوراآواز کی سمت بھاگی۔

کچھ ہی آگے جاکر اوپر موڑ مڑتے ہوئے روڈ سائیڈ پر لگی گرل کے ساتھ اسے دانیاز کے بازو نظر آئے۔وہ بھاگتے ہوئے اس کے پاس پہنچی مگر جیسے ہی اس نے نیچے دیکھا اس کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے ہی رہ گیا،نیچے بہت ہی گہری اور تاریک کھائی تھی۔

گرل لوہے کی بنی ہوئی تھی مگر زنگ لگنے کی وجہ سے ٹوٹ چکی تھی۔بس ایک دو سلاخیں ہی بچیں تھیں جن میں سے ایک کو دانیاز نے تھاما ہوا تھا۔

وہ اسے اوپر کھینچنے کی پوری کوشش کر رہی تھی مگر ایک ہاتھ سے وہ اس کو اوپر نہیں کھینچ پارہی تھی دونوں ہاتھوں سے کھینچنے پر توازن بگڑنے پر دونوں کے ہی کھائی میں جانے کا خدشہ تھا۔

عروش پندرہ منٹ سے اسے اوپر کھینچنے کی کوشش میں تھی۔مگر وہ بے بس ہو چکی تھی۔

دانیاز کا تو برا حال تھا۔

اچانک پیچھے گاڑی رکنے کی آواز آئی۔اس میں فوراایک نوجوان نکلا۔

"پلیز ہیلپ می ٹو سیو مائی فرینڈ!"عروش صرف اتنا ہی کہہ سکی۔

اس نے آتے ہی صورتحال کا جائزہ لیا۔

اس نے عروش سے اٹھنے کا کہا اور دانیاز کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھاما اور عروش سے کیا کہ اس کے دوسرے ہات ہاتھ پر گرفت رکھے تاکہ جھکاؤ نیچے کی طرف نہ ہو۔عروش نے ہچکچاتے ہوئے اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھام لیا۔

اس نے دوسرے بازو کی مدد سے دانیاز کو اوپر لانے کی کوشش کی، تقریباً وہ اوپر آ ہی چکی تھی کہ توازن بگڑا اب کی بار دانیاز کے ساتھ وہ لڑکا بھی گرنے کو تھا، مگر عروش نے دونوں ہاتھ کی مدد سے دونوں کو اوپر کھینچا۔

دانیاز اوپر آ چکی تھی مگر آتے آتے وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

ایک تو ہلکی ہلکی تاریکی پھیل رہی تھی۔اور دانیاز بھی اپنے ہوش و حواس میں نہیں تھی۔

عروش بہت پریشان تھی۔وہ تقریباً رو دینے کو تھی۔

"دیکھیے آپ پریشان نہیں ہوں، یہ صرف ڈر کی وجہ سے بے ہوش ہوئی ہیں کچھ دیر

میں نارمل ہو جائیں گی۔

چلیے یہاں سے نکلتے ہیں۔

اندھیرا بڑھ گیا تو یہاں ڈرائیو کرنا خطرناک ہو گا۔

"اس نوجوان نے دانیاز کو عروش کی مدد سے بیک سیٹ پر لٹایا اور عروش کے لیے فرنٹ ڈور کھول دیا۔

عروش بار بار پیچھے کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"انہیں کچھ دیر میں ہوش آجائے گا آپ پریشان نہیں ہویئے "نوجوان نے کہا

عروش کو آواز پہچاننے میں کچھ لمحے لگے۔

یہ تو وہی تھا جس نے ایک بار اس کی زندگی بچائی تھی اور تو اور دوست نما دشمن کا چہرہ بے نقاب کیا تھا۔اور اپنے محسن کو کیسے بھلایا جا سکتا ہے۔

فروری کی شام میں ٹھنڈی ہوا کی وجہ سے اس نے ماسک پہنا ہوا تھا اس لیے وہ شکل نہیں دیکھ پائی تھی۔

"عروش! آپ کی منزل آگئی۔ایک بار پھر کہہ رہا ہوں پریشان مت ہوں، میں جانتا

ہوں آپ بہت سمجھدار ہیں مگر **کبھی کبھی کسی ایک کی بے احتیاطی ساتھ والے کئی لوگوں پر بھاری پڑھ جاتی ہے۔** آئندہ احتیاط کیجیے گا۔ یہ لیں پانی کی بوٹل، ان کے منہ پر چھینٹے ماریں ہوش میں آجائیں گی۔

ان کی رہائش کے قریب روڈ پر آکر اس نے گاڑی روکی۔ اور عروش کا ہاتھ تھام کر تسلی دیتے اور نصیحت کرتے ہوئے کہا۔

عروش نے نا محسوس انداز میں ہاتھ کھینچا جس پر وہ ہلکا سا مسکرا دیا۔

دانیاز ہوش میں آچکی تھی۔ اب وہ پانی پی کر کچھ سٹیبل تھی۔ وہ اندر کی طرف بڑھنے کو تھیں کہ اس نے پھر سے عروش کو بلایا۔

"عروش! سنیے"

"جی کیا بات ہے؟" عروش نے پاس جاتے ہوئے کہا۔

"کوشش کیجیے گا کہ اس انسیڈنٹ کا ذکر سب سے نہ کریں۔" اس نے ایک اور نصیحت کی۔

"جی ضرور، اینڈ تھینک یو سو مچ، آپ کا بہت بڑا احسان ہے۔" عروش نے متشکر

نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔

"مائی پلیئیژر، اینڈ سوری فار ٹچنگ، اینڈ ہولڈنگ ہر، مجبوری تھی بٹ اونلی یورز، بابائے یہ کہتے ساتھ ہی وہ گاڑی بھگا لے گیا۔

"کیا کہا اس نے" دانیاز نے پوچھا

"کہ ہم اس واقعے کا سب سے ذکر نہ کریں تو اچھا ہے۔ "

ویسے یہ تو ٹھیک کہا اس نے" دانیاز نے بھی اس کی بات سے اتفاق کیا۔

"ہاں صحیح ہے، اب تم ایسے کرنا کہ کسی کی محسوس مت دینا۔ جاتے ہی روم میں چلی جانا باقی میں مینیج کر لوں گی۔"

عروش نے کہا۔

"اوکے "

اندر پہنچتے ہی دانیاز تیزی سے روم کی طرف بڑھ گئی۔

آلموسٹ سب لوگ لاؤنج میں بیٹھے گوسپ کر رہے تھے۔

عروش ان کی طرف ہی آگئی۔

"السلام وعلیکم گائیز!" اس نے سب جو مشترکہ سلام کیا۔

"سوری میم، تھوڑی دیر ہو گئی، ایکچولی دانیاز تھوڑا زیادہ اوپر چلی گئی تھی تو آتے آتے اندھیرا ہی ہو گیا۔" اس نے کوراپ کے لیے میم کو پیشگی وضاحت دی۔

"اٹس اوکے بیٹا، مگر وہ کیوں آتے ساتھ روم میں گھس گئی؟"

میم نے شرارتی انداز میں پوچھا۔

"اچھل کود کر کہ تھک گئی ہوں گی۔" میم دعا نے دانیاز کی نیچر کے مطابق اندازہ لگایا۔

"جی بالکل، ادھر ادھر بھاگتی ہی رہی ہیں۔ ساتھ مجھے بھی تھکا دیا۔" عروش نے بھی ان

کی تائید کی۔

"چلیں آپ بھی جائیں فریش ہو جائیں، ڈنر ریڈی ہونے والا ہی ہے پھر ساتھ میں ڈنر کرتے ہیں۔ صبح جلدی نکلنا ہے۔" میم نور النساء نے اپنائیت سے کہا۔

وہ بھی روم کی طرف چلی آئی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹرپ سے واپس آئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔ ویک اینڈ پر آج دانیاز کی روم میٹ گھر گئی ہوئی تھی تو وہ رات کو عروش نے روم میں آگئی تھی۔

"روش سنو!" عروش بس سونے ہی والی تھی کہ دانی کی آواز آئی۔

"ہمم بولو! کیا ہوا" عروش نے نیند کی حالت میں پوچھا۔

"یار میری بات سیریس ہے، سن لو پھر سو جانا ابھی بہت رات ہے اور کل سنڈے بھی، جی بھر کہ سوتی رہنا" دانیاز کو اپنی بات کا اگنور ہونا اچھا نہیں لگا تھا۔

"اب بول بھی چکو"!!

"یار میں پوچھ رہی تھی کہ وہ لڑکا جس نے مجھے بچایا تھا وہ کون تھا، کہاں کا تھا، کوئی نام وغیرہ پوچھا تھا تم نے؟"

"نہیں یار اس نے ایک تو ماسک پہنا ہوا تھا، دوسرا تم بے ہوش تھی تو مجھے ٹینشن میں یاد ہی نہیں رہی۔ تمہیں اس وقت کہاں سے یاد آ گیا وہ؟"

"بس ایسے ہی پوچھ رہی تھی کہ کہیں مل جائے تو بندہ شکریہ ہی ادا کر دیتا ہے" دانیاز نے کہا۔

"اچھا چھوڑو، ہوتے ہیں کچھ لوگ جن میں ہیومینیٹی ہوتی ہے بس دعا کر دینا اس کے لیے،" عروش نے کہا۔

"ہاں وہ تو ضرور کروں گی اللہ اسے بالکل تمہارے جیسی پیاری سی، اچھی سی وائف دے۔" دانیاز نے شرارت سے کہا۔

"شٹ اپ یار، آئم میریڈ" عروش نے اسے ڈانٹا۔

"میں نے تم تھوڑی کہا، تمہاری جیسی کہا ہے۔"

"میرا جیسا کوئی نہیں، آئم دی اونلی ون۔ "

"یہ بھی صحیح کہا ویسے."

دانیاز خود تو سو گئی تھی۔ مگر اسے سوچوں کے گہرے بھنور میں چھوڑ گئی تھی۔ اسے نوجوان کا ہاتھ تھامنا اور اس دن کی کہی ہوئی آخری بات یاد آ رہی تھی "اونلی یورز "

آخر کار کیا مطلب تھا اس بات کا،

یہی سوچتے سوچتے وہ نیند کی وادیوں میں کھو گئی تھی۔

وقت کا کام ہوتا ہے گزرنا اور وہ پر لگائے گزر چکا تھا۔ کوئی بھی اسے قید کر کے نہیں رکھ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سکتا۔

عروش کے نکاح کو ایک سال ہونے کو تھا۔اب اس کے سسرال والے شادی پر اصرار کر رہے تھے۔

ان کے پرزور اصرار پر شادی کی تاریخ طے کر دی گئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رحاب اس کی شادی اٹینڈ کرنے آئی ہوئی تھی.اس کی بھی دو سال پہلے شادی ہو چکی تھی۔باقی مشائم اور میشا سب لوگ شادی کے بعد اپنے گھروں میں مگن تھیں۔حیات کا اس واقعے کے بعد کسی کو کچھ پتہ نہ تھا نہ ہی کسی نے کوشش کی تھی۔

"عروش اور پھر نکاح کو سال ہو گیا ہے،انڈرسٹینڈنگ تو اب تک ہو چکی ہو گی ہمارے بہنوئی جی سے "

مایوں کے دن جب سب کزنز اور دوستیں جمع تھیں تو رحاب نے پوچھا۔

"فی الحال ایسا کچھ نہیں ہے، آئی ڈ ڈنٹ ایون سا ہم ییٹ، شادی تو ہو ہی رہی ہے ہو جائے گی انڈرسٹینڈ نگ "عروش کا موڈ ہی خراب ہو گیا۔اس بات سے وہ ہمیشہ چڑ جاتی تھی۔

"مگر پھر بھی ایسے کیسے کر سکتی، کچھ تو جان لیتی اس کے بارے میں، تمہاری ریکوائرڈ کوالیٹیز؟"اس کی ایک کزن نے اعتراض کیا۔

"میری ریکوائرڈ کوالیٹیز بس دو ہیں، اس میں **ہیومینیٹی ہونی چاہیے اور ریسپیکٹ کرنے والا ہونا چاہیے**۔اور مجھے امید، نہیں بلکہ یقین ہے پاپا نے یہ سب دیکھ کر فائنل کیا ہے۔"اس نے بات ہی ختم کر دی۔

مایوں کے بعد مہندی کا دن بھی گزر گیا، آج رخصتی تھی۔

رخصتی ہو چکی تھی۔ ٹیپیکل دلہنوں کی طرح اس نے دکھاوے کا شور شرابا نہیں کیا تھا۔ ایک سینس ایبل انسان کو کب کیا کرنا ہے پتہ ہوتا ہے۔ وہ خوشگوار موڈ میں رخصت ہوئی تھی۔ مگر **وہ جگہ جہاں ایک انسان نے اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ گزارا ہوا سے ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر جانا، ماں باپ کی شفقت و محبت اور بے فکری کی زندگی چھوڑ کر جانا کسی کے لیے بھی آسان نہیں ہوتا۔** بظاہر تو وہ خود کو مضبوط ظاہر کر رہی تھی۔ مگر ایموشنلی، شی واز بروکن انسائیڈ۔

وہ کار میں تھی، اچانک ہی فیملی بہت یاد آ رہی تھی، اس نے کنٹرول کرنے کی کوشش کی مگر آنسوؤں پر انسان کا زور نہیں ہوتا وہ نکل ہی آتے ہیں۔

وہ جی بھر کے رو دینے کو تھی کہ اچانک اس نے ہاتھ تھامتے ہوئے کہا:

"آئی کین انڈرسٹینڈ یور سیچویشن، میں جانتا ہوں یو آر آ ویری سٹرونگ اینڈ بریو

گرل، لیکن یہ ٹائم ہی ایسا ہوتا ہے کہ روئے بنا چارہ نہیں ہوتا۔ کنڑول کرنے کی بجائے جی بھر کر رو لیجیے، ہوپ یو ول فیل بیٹر"

عروش کو یہ آواز اور لمس کچھ جانا پہچانا لگا مگر وہ اس حالت میں تھی کہ ایگزٹ نہیں سوچ پائی۔

وہ جی بھر کر رو چکی تھی مگر اب اس کے سر میں شدید درد شروع ہو چکا تھا۔

وہ لوگ گھر پہنچ چکے تھے۔ کچھ رسموں کے بعد جب وہ روم میں پہنچی تو اس کا سر درد سے پھٹنے کو تھا۔ وہ سر پکڑے بیٹھی تھی کہ جب وہ آہٹ محسوس کرتے ہوئے سیدھی ہوئی۔ وہ اسی پوزیشن میں بیٹھی تھی جب کچھ لمحات کے بعد اس کے سامنے پانی کا گلاس اور پین کلر کی رکھی تو اس نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا۔

آآآآآآآپ؟؟؟؟؟؟!!!!

وہ حیران تھی۔ وہ وہی تھا جس نے اسے یونیورسٹی کے لاسٹ ڈے بچایا تھا اور پھر جب ٹرپ کے دوران وہ مشکل میں تھیں تب بھی وہ ساتھ ساتھ رہا تھا۔

"ہاں جی میں! ایک سال سے آفیشلی آپ کا ہوں آپ اب پہچان رہی ہیں" اس نے

مسکراہٹ دباتے محظوظ ہوتے ہوئے کہا۔

عروش کو بھی خوشگوار حیرت ہوئی۔اس کی انسانیت اور کردار کی اچھائی کی تو وہ خود گواہ تھی۔اس کو اب جا کر "اونلی یورز" کا مطلب سمجھ آیا تھا۔

"ایک اور سرپرائز بھی ہے میرے پاس" اس نے کہتے ساتھ ہی ایک انویلپ عروش کی طرف بڑھایا۔

عروش نے آہستگی سے تھام کر ڈرتے ڈرتے کھولا کہ نہ جانے کیا ہو۔

"جب اس نے اس میں سے نکلے پیج کو پڑھا تو اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی۔یہ اس کا اپوائنٹمنٹ لیٹر تھا۔سول سروسز میں جانا اس کی لائف کی سب سے بڑی آرزو تھی۔جو آج پوری ہو چکی تھی۔ تین ماہ پہلے اس نے مقابلے کا امتحان دیا تھا اور اب اس کی سلیکشن ہو چکی تھی۔

"تھینک یو سو مچ، تھینکس آبلین" مجھے بہت خوشی ہے آج،اتنی بڑی خبر کے لیے ونس اگین تھینکس۔وہ متشکر نگاہوں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

" تھینکس ٹو یو فار بینگ آ پارٹ آف می، فار کمنگ ان مائی لائف۔" اس نے کہتے ہوئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آہستگی سے اسے گلے لگایا۔وہ بھی ایک بھرپور مسکراہٹ لیے اس کی باہوں میں سمٹ گئی تھی۔

"چلیں کیوں نا خداوند کریم کا بھی تھینکس ہو جائے جس نے ہم دونوں کو اتنا سب دیا۔آپ کا ڈریم بھی پورا کیا اور میرا بھی، چلیں شکرانے کے نفل ادا کرتے ہیں۔"

"بالکل ضرور بٹ یہ بتائیں آپ کا کیا ڈریم تھا "

"ایس پی محمد التمش فصیح کا ڈریم یہ تھا کہ :

To have a life with the girl who lives;

"راہ گزر جہاں سے ہٹ کر"

Acknowledgements

Thanks to be ALLAH for giving me ability to think and create some words.

Thanks to me For motivating my self to do something, whatever it's a little work or a

grand one.

"Urooba Faryad"

****

❤ ختم شدہ ❤

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین